اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

کا ترجمان

ستمبر 2011ء

تبوک 1390 ہش

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ

امسال محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو مجلس کے نمائندہ کی حیثیت سے جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ اس موقع پر موصوف کی سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک یادگار تصویر

سالانہ زونل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ شمالی کرناٹک کے موقع پر لی گئی ایک تصویر

سالانہ زونل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کشمیر زون A کے موقع پر لی گئی ایک تصویر

سالانہ زونل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کشمیر زون B کے موقع پر لی گئی ایک تصویر

محترم نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت یادگیر میں مجلس عاملہ کی میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے

مالونڈی شولاپور صوبہ مہاراشٹر میں منعقد تربیتی کیمپ کا ایک منظر

''قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہوسکتی''
(حضرت مصلح موعودؓ)

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد30 تبوک1390ہش ستمبر2011ء شمارہ9

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن	2
☆ انفاخ النبی ﷺ	3
☆ کلام الامام المہدی علیہ السلام	4
☆ ازافاضات حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
☆ اداریہ	8
☆ نظم	9
☆ معروف ہیئت دان۔ڈاکٹر صالح محمد الہ دین کی یاد میں	10
☆ ایسا لاؤں کہاں سے تجھ سا کہوں جسے	14
☆ فیس بک۔نظم	20
☆ پریس ریلیز	21
☆ ہفت روزہ نئی دنیا میں شائع رپورٹ کی تردید	23
☆ مسلمانوں کی شناخت کے دو کھلے معیار	24
☆ ملکی رپورٹیں	28
☆ تقریب آمین	30
☆ ڈاکٹر پروفیسر سید محمد مجید عالم کا ذکر خیر	31
☆ THE TRUTH ABOUT ECLIPSES	40

علم نور ہے اور جہالت تاریکی

نگران : محترم حافظ مخدوم شریف صاحب

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر

عطاء المجیب لون

نائبین

عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد

مینیجر : رفیق احمد بیگ

مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، سید عبدالہادی، مرید احمد ڈار، شمیم احمد غوری

انٹرنیٹ ایڈیشن وکمپوزنگ: سید اعجاز احمد آفتاب

ٹائٹل پیج : تسنیم احمد بٹ

دفتری امور : عبدالرب فاروقی۔مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر

مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس

mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن

http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک 180 روپے بیرون ملک :50 امریکن $ یا متبادل کرنسی

قیمت فی پرچہ: 20 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار وخیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :

Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ کَذٰلِکَ ط اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا ط اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌo (سورۃ الفاطر:29)

اوراسی طرح لوگوں میں نیز زمین پر چلنے پھرنے والے جانداروں میں اور چوپایوں میں سے ایسے ہیں کہ ہر ایک کے رنگ جدا جدا ہیں۔ یقیناً اللہ کے بندوں میں سے اُس سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَکَ کَثْرَۃُ الْخَبِیْثِ ج فَاتَّقُوا اللّٰہَ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَo (سورۃ المائدہ:101)

تو کہہ دے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں ہو سکتے خواہ تجھے ناپاک کی کثرت کیسی ہی پسند آئے۔ پس اے عقل والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اَمَّنْ ھُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَۃَ وَیَرْجُوْا رَحْمَۃَ رَبِّہٖ ط قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ط اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِo

(سورۃ الزمر:10)

کیا وہ جو رات کی گھڑیوں میں عبادت کرنے والا ہے (کبھی) سجدہ کی حالت میں، اور (کبھی) قیام کی صورت میں، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے ربّ کی رحمت کی امید رکھتا ہے (صاحبِ علم نہیں ہوتا؟) تو پوچھ کہ کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں؟ یقیناً عقل والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا يَارُسُوْلَ اللّٰهِ: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ مَجَالِسُ الْعِلْمِ. (الترغيب و الترهيب باب الترغيب فى مجالسة العلماء صفحه بحواله لطبرانى فى الكبير)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو خوب چرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضور ریاض الجنۃ سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا مجالسِ علمی، یعنی ان مجالس میں بیٹھ کر زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوْا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوْا لِلْعِلْمِ السَّكِيْنَةَ وَالْوَقَارَ وَتَوَاضَعُوْا لِمَنْ تَعَلَّمُوْنَ مِنْهُ. (الترغيب الترهيب صفحه ۷۸/۱ باب الترغيب فى اكرام العلماء وَاجلالهم وتوقيرهم بحواله الطبرانى فى الاوسط)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم حاصل کرو۔ علم حاصل کرنے کے لئے وقار اور سکینت کو اپناؤ۔ اور جس سے علم سیکھو اسکی تعظیم و تکریم کرو اور ادب سے پیش آؤ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ لِلّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ يَتَعَلَّمَ الْمَرْأُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ يُعَلِّمُهُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ. (ابن ماجه باب ثواب معلک الناس الخير)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان علم حاصل کرے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ مَاوَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا. (ابن ماجه ابواب الزهد باب الحكمة)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت اور دانائی کی بات مومن کا گمشدہ سرمایہ ہے جہاں کہیں وہ اسکو پاتا ہے وہ اس کو اپنانے اور قبول کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔

کلام الامام المھدی علیہ السلام

''یادرکھو حقائق اور معارف کا تعلق علوم سے ہے۔ جس قدر معرفت وسیع ہوگی، حقائق کھلتے جائیں گے۔ پس تحقیقات کرتے وقت دل کو بالکل پاک اور صاف کر کے کرے۔ جس قدر دل تعصب اور خود غرضی سے پاک ہوگا، اسی قدر جلد اصل مطلب سمجھ میں آجائے گا۔ نور اور ظلمت میں جو فرق ہے اسے ایک جاہل سے جاہل انسان بھی جانتا ہے۔ سچی اور صحیح بات ایک ہی ہوتی ہے۔'' (ملفوظات جلد: 1، ایڈیشن 2003ء، صفحہ: 468)

''میں اُن مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علومِ جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ اُن کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علومِ جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کردیتی ہے اور وہ یہ قرار دیتے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ اُن کی روح فلسفہ سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے۔ (ملفوظات جلد: 1، ایڈیشن 2003ء صفحہ: 43)

''یہ ایک یقینی امر ہے کہ ہمارے علم کی بنیاد خواص الاشیاء ہے۔ اس سے یہ غرض ہے کہ ہم حکمت سیکھیں۔ علوم کا نام حِکمت بھی رکھا ہے، چنانچہ فرمایا: وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْاُوْتِىَ خَيْراً كَثِيْراً۔'' (البقرۃ: 270) (ملفوظات جلد: 1، ایڈیشن 2003ء صفحہ: 79)

''یادرکھو کہ عالمِ ربانی سے یہ مراد نہیں ہوا کرتی کہ وہ صرف ونحو یا منطق میں بے مثل ہو بلکہ عالم ربانی سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اُسکی زبان بیہودہ نہ چلے، مگر موجودہ زمانہ اس قسم کا آ گیا ہے کہ مردہ شو، تک بھی اپنے آپ کو علماء کہتے ہیں اور اس لفظ کو اپنی ذات میں داخل کر لیا ہے۔ اس طرح پر اس لفظ کی بڑی تحقیر ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ کے منشاء اور مقصد کے خلاف اس کا مفہوم لے لیا گیا ہے۔ ورنہ قرآن شریف میں تو علماء کی یہ صفت بیان کی گئی ہے۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر: 29) یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے۔ اللہ تعالیٰ کے وہ بندے ہیں جو علماء ہیں۔ اب یہ دیکھنا ضروری ہوگا کہ جن لوگوں میں یہ صفات خوف وخشیت اور تقویٰ اللہ کی نہ پائی جائیں وہ ہرگز ہرگز اس خطاب سے پکارے جانے کے مستحق نہیں ہیں۔

اصل میں علماء عالم کی جمع ہے اور علم اس چیز کو کہتے ہیں جو یقینی اور قطعی ہو اور سچا علم قرآن شریف سے ملتا ہے۔ یہ یونانیوں کے فلسفہ سے ملتا ہے۔ نہ حال کے انگلستانی فلسفہ سے، بلکہ یہ سچا ایمانی فلسفہ قرآن کریم کے طفیل سے ملتا ہے مومن کا کمال اور معراج یہی ہے کہ وہ علماء کے درجہ پر پہنچے اور اُسے حق الیقین کا وہ مقام حاصل ہو جو علم کا انتہائی درجہ ہے، لیکن جو لوگ علوم حقہ سے بہرہ ور نہیں ہیں اور معرفت اور بصیرت کی راہیں اُن پر کھلی ہوئی نہیں ہیں وہ گو اپنے منہ سے اپنے آپ کو عالم کہیں مگر فی الحقیقت ایسے لوگ علم کی خوبیوں اور صفات سے بالکل بے بہرہ ہیں اور وہ روشنی اور نور جو حقیقی علم سے ملتا ہے۔ اُن میں بالکل پایا نہیں جاتا، بلکہ ایسے لوگ سراسر خسارہ اور نقصان میں ہیں۔ یہ آخرت دُخان اور تاریکی سے بھر لیتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِى لْاٰخِرَةِ اَعْمٰى. (بنی اسرائیل: 73) جو آدمی اس دُنیا میں اندھا

ہے، وہ آخرت میں بھی اندھا اُٹھایا جائے گا۔ یعنی جس کو یہاں علم بصیرت اور معرفت نہیں دی گئی، اُسے وہاں کیا علم ملے گا۔ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے والی آنکھ اِسی دُنیا سے لے جانی پڑتی ہے۔ جو آدمی یہاں ایسی آنکھ پیدا نہیں کرتا، اسے یہ توقع نہیں رکھنی چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو آخرت کے دن دیکھ لے گا۔

لیکن جن لوگوں کو سچی معرفت اور بصیرت دی جاتی ہے اور وہ علم جسکا نتیجہ خشیۃ اللہ ہے، عطا کیا جاتا ہے، وہ وہی لوگ ہیں جن کی اس حدیث میں انبیاءِ بنی اسرائیل سے تشبیہ دی گئی ہے۔

اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے سچے علوم کا منبع اور سرچشمہ قرآن شریف میں اس اُمت کو دیا ہے جو شخص ان حقائق اور معارف کو پالیتا ہے، جو قرآن شریف میں بیان کئے گئے ہیں اور جو محض حقیقی تقویٰ اور خشیۃ اللہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ اُسے وہ علم ملتا ہے جو اس کو انبیاءِ بنی اسرائیل کا مثیل بنا دیتا ہے۔ ہاں یہ بات بالکل سچ ہے کہ ایک شخص کو جو ہتھیار دیا گیا ہے اگر وہ اُس سے کام نہ لے تو یہ اُس کا اپنا قصور ہے نہ کہ اس ہتھیار کا۔ اس وقت دنیا کی یہی حالت ہو رہی ہے۔ مسلمانوں نے باوجودیکہ قرآن شریف جیسی بے مثل نعمت ان کے پاس تھی جو اُنکو ہر گمراہی سے نجات بخشتی اور ہر تاریکی سے نکالتی ہے، لیکن اُنہوں نے اس کو چھوڑ دیا اور اس کی پاک تعلیموں کی کچھ پرواہ نہ کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اسلام سے بالکل دور جا پڑے ہیں۔ یہاں تک کہ اب اگر حقیقی اسلام اُن کے سامنے پیش کیا جاتا ہے، تو چونکہ وہ اس سے بکلی بے خبر اور غافل ہیں، اس لئے حقیقی مومن کو بھی کافر کہہ دیتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد:1، ایڈیشن 2003ء صفحہ:232-231)

"علم کے تین مدارج ہیں۔ علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین۔ مثلاً ایک جگہ سے دھواں نکلتا دیکھ کر آگ کا یقین کر لینا علم الیقین ہے، لیکن خود آنکھ سے آگ دیکھنا عین الیقین ہے۔ ان سے بڑھ کر درجہ حق الیقین کا ہے، یعنی آگ میں ہاتھ ڈال کر جلن اور حرقت سے یقین کر لینا کہ آگ موجود ہے۔ پس کیسا وہ شخص بدقسمت ہے جس کو تینوں میں سے کوئی درجہ حاصل نہیں۔ اس آیت کے مطابق جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں وہ کورانہ تقلید میں پھنسا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا. (العنکبوت: 70) جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرے گا ہم اس کو اپنی راہیں دکھلا دیں گے۔ یہ تو وعدہ ہے اور ادھر یہ دُعا ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. (الفاتحہ: 6) سو انسان کو چاہئے کہ اس کو مدنظر رکھ کر نماز میں دُعا بالحاح کرے اور تمنا رکھے کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جائے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس جہان سے بے بصیرت اور اندھا اُٹھایا جاوے، فرمایا: مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى. (بنی اسرائیل: 73) کہ جو اس جہاں میں اندھا ہے وہ اُس جہان میں بھی اندھا ہے۔ جس کی منشاء یہ ہے کہ اُس جہان کے مشاہدہ کے لئے اِسی جہان سے ہم کو آنکھیں لے جانی ہیں۔ آئندہ جہان کو محسوس کرنے کے لئے حواس کی طیاری اِسی جہان میں ہوگی۔ پس کیا یہ گمان ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ وعدہ کرے اور پورا نہ کرے۔"

(ملفوظات جلد:1، ایڈیشن 2003ء صفحہ:13)

از اضافات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ. وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰٓی اِلَیْکَ وَحْیُہٗ. وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا. (سورۃ طٰہٰ آیت 115)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ پس اللہ سچا بادشاہ ہے، بہت رفیع الشان ہے، پس قرآن کے پڑھنے میں جلدی نہ کیا کر پیشتر اس کے کہ اس کی وحی تجھ پر مکمل کر دی جائے۔ اور یہ کہا کر کہ اے میرے رب مجھے علم میں بڑھا دے۔

اصل جو دعا اس میں سکھائی گئی ہے وہ ہے رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ دعا سکھا کر مومنوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے یہ دعا صرف برائے دعا ہی نہیں کہ منہ سے کہہ دیا کہ اے اللہ میرے علم میں اضافہ کر اور یہ کہنے سے علم میں اضافے کا عمل شروع ہو جائے گا۔ بلکہ یہ توجہ ہے مومنوں کو کہ ہر وقت علم حاصل کرنے کی تلاش میں بھی رہو، علم حاصل کرنے کی کوشش بھی کرتے رہو۔ طالب علم ہو تو محنت سے پڑھائی کرو اور پھر دعا کرو تو اللہ تعالیٰ حقائق اشیاء کے راستے بھی کھول دے گا۔ علم میں اضافہ بھی کر دے گا اور پھر صرف یہ طالب علموں تک ہی بس نہیں ہے بلکہ بڑی عمر کے لوگ بھی یہ دعا کرتے ہیں۔ اور اس دعا کے ساتھ اس کوشش میں بھی لگے رہیں کہ علم میں اضافہ ہو اور اس کی طرف قدم بھی بڑھائیں۔ تو یہ ہر طبقے کے سب عمروں کے لوگوں کے لئے یہی دعا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَھْدِ اِلَی اللَّحْدِ یعنی چھوٹی عمر سے لے کے، بچپنے سے لے کے آخری عمر تک جب تک قبر میں پہنچ جائے انسان علم حاصل کرتا رہے۔ تو یہ اہمیت ہے اسلام میں علم کی۔ پھر اس کی اہمیت کا اس سے بھی اندازہ لگالیں کہ اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حکم یا دعا پر سب سے زیادہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا۔ اور آپ عمل کرتے تھے، اللہ تعالیٰ تو خود آپ کو علم سکھانے والا تھا اور قرآن کریم جیسی عظیم الشان کتاب بھی آپ پر نازل فرمائی جس میں کائنات کے سربستہ اور چھپے ہوئے رازوں پر روشنی ڈالی جس کو اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی شاید سمجھ بھی نہ سکتا ہو۔ پھر گزشتہ تاریخ کا علم دیا، آئندہ کی پیش خبریوں سے اطلاع دی لیکن پھر بھی یہ دعا سکھائی کہ یہ دعا کرتے رہیں کہ ﴿رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا﴾۔ بہرحال ہر انسان کی استعداد کے مطابق علم سیکھنے کا دائرہ ہے اور اس دعا کی قبولیت کا دائرہ ہے۔ وہ راز جو آج سے پندرہ سو سال پہلے قرآن کریم نے بتائے آج تحقیق کے بعد دنیا کے علم میں آرہے ہیں۔ یہ باتیں جو آج انسان کے علم میں آرہی ہیں اس محنت اور شوق اور تحقیق اور لگن کی وجہ سے آرہی ہیں جو انسان نے کی۔

آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں، زیادہ سے

زیادہ کوشش کریں۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی قرآن کریم کے علوم و معارف دیئے گئے ہیں۔اور آپؑ کے ماننے والوں کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں انہیں علم و معرفت اور دلائل عطا کروں گا۔ تو اس کے لئے کوشش اور علم حاصل کرنے کا شوق اور دعا کہ اے میرے اللہ! اے میرے رب! میرے علم کو بڑھا، بہت ضروری ہے۔گھر بیٹھے یہ سب علوم و معارف نہیں مل جائیں گے۔اور پھر اس کے لئے کوئی عمر کی شرط بھی نہیں ہے۔تو سب سے پہلے تو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے، دینی علم حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں ان کو دیکھنا ہوگا۔ان کی طرف رجوع کریں، ان کو پڑھیں کیونکہ آپؑ نے ہمیں ہماری سوچوں کے لئے راستے دکھا دیئے ہیں۔ان پر چل کر ہم دینی علم میں اور قرآن کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے بھی راستے کھل جاتے ہیں۔اس لئے جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں، بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں، وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے، ان کو مختلف نہج پر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے جو اُن کے دنیادار پروفیسر ان کو شاید نہ سکھا سکیں۔اسی طرح جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہوگئی اب ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھیں اس بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں یہ سوچ کر نہ بیٹھ جائیں کہ اب ہمیں کس طرح علم حاصل ہوسکتا ہے۔اب ہم کس طرح اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے تو لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا جو سکھائی گئی، جب یہ آیت اتری آپؐ کی عمر پچپن، چھپّن سال تھی۔تو کہتے ہیں کہ یہ اس لئے ہے کہ مومنوں کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے کہ ہمارے لئے بھی ہے۔کسی بھی عمر میں علم حاصل کرنے سے غافل نہیں ہونا چاہئے اور مایوس نہیں ہونا چاہئے۔'' (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 18/جون 2004ء)

اداریہ

حصول علم خشیتِ الٰہی کا ذریعہ ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں علم کو خشیت الٰہی کا ذریعہ قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا:

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ. (فاطر:29) اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف علماء اُس سے ڈرتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے واضح ہے کہ حقیقی خشیت الٰہی جو کہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے، علم سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ حقیقی علم کے حصول کا منتہیٰ خشیتِ الٰہی کی صورت میں ہی ظاہر ہوتا ہے۔ اس بناء پر اسلام میں حصول علم کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے اور علم والوں کا بہت بڑا درجہ قرار دیا گیا ہے۔ سورۃ المجادلۃ آیت 12 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

''اللہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور اُن لوگوں کو جو علم والے ہیں درجات میں بڑھائے گا۔''

یہ آیت بھی علم کی اہمیت کو واضح کر رہی ہے۔ علم والوں کے درجات بڑھانے کی وجہ بھی یہی حقیقت ہے کہ حصولِ علم خشیت الٰہی کا ذریعہ ہے۔

احادیث مبارکہ میں بھی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کی اہمیت وافادیت وفضیلت پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا:

مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَھَّلَ اللّٰہُ بِہٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ. (صحیح مسلم)

یعنی جو آدمی علم کی تلاش کرنے کے لئے کسی راستے پر چلے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔

ایک اور موقعہ پر فرمایا کہ ''علم کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی کارآمد ہوتا ہے اور جہالت کے ساتھ بہت سا عمل بے فائدہ ہے۔''

علم کی اسقدر اہمیت اور فضیلت بیان کرنا اسی بنیادی وجہ کی بناء پر ہے کہ حقیقی علم خشیت الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اس کے بغیر خشیت الٰہی کا حاصل ہونا ممکن نہیں ہے۔ ایک سادہ مثال سے اس مسئلہ کو یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ جب ایک انسان کو اس بات کا علم ہو کہ چوری کرنے کے نتیجہ میں اُسکے خلاف قانونی کاروائی ہوگی تو وہ یا تو چوری کرنے سے باز رہتا ہے یا اس رنگ میں چوری سرانجام دیتا ہے کہ حکام کی پکڑ میں نہ آسکے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا عرفان اور پہچان حاصل کرنا اُسکی محبت کے ساتھ ساتھ اُس کی خشیت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ ایک چور تو حکام سے بچ سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات کا علم حاصل کرنے والا اور اُسکی خشیت اپنے دل میں پیدا کرنے والا کبھی بھی اُس سے بچ کر برائی کو سرانجام نہیں دے سکتا۔

اصل اور حقیقی علم یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کیا جائے۔ کیونکہ یہی ہماری زندگی کا مقصد وحید ہے۔ پس ہر وہ علم جو اس حقیقی علم تک راہنمائی کرے وہ بھی اسی کی ایک لازمی کڑی ہے پھر وہ علم چاہے علم الادیان ہو یا علم الابدان، علم السمٰوٰت ہو یا علم الارضیات، علم النباتات ہو یا علم الحشرات۔

پس اس بناء پر علم کی فضیلت اور اہمیت بیان ہوئی ہے اور اس کے حصول کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اس میں اس بات کی کوئی تخصیص نہیں ہے کہ یہ علم دینی علم ہے یا دنیاوی علم۔ کیونکہ ہر وہ علم جو عرفان الٰہی کے شیریں جام پلائے اور اُسکی محبت اور خشیتِ پیدا کرنے کا موجب ہو وہ حقیقی اور لازمی علم ہے۔ اور اس علم کا حصول ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة۔ (عطاء المجیب لون)

****

''صاحبزادی ناصرہ پہ رحمتیں کر بے شمار''

حضور انور نے اپنی والدہ ماجدہ کی وفات پر خطبہ جمعہ میں ان کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا اور خاکسار نے انہیں منظوم کرنے کی کوشش کی ہے۔ ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم۔

خواجہ عبدالمومن، اوسلو، ناروے

والدہ تھی میرے آقا کی بڑی پرہیزگار
وہ قرآنِ پاک کی عاشق تھی اور تقویٰ شعار

ان کے شعروں میں خدا سے عشق کا اظہار تھا
دل سے کرتی تھی خدائے مہرباں سے وہ پیار

صدر لجنہ بن کے خدمت کی ملی توفیق بھی
وہ غریبوں کی تھی حامی، مونس و خدمتگذار

اپنے مولیٰ کی عبادت میں رہی مصروف وہ
ذکرِ مولیٰ سے ہی ملتا تھا انہیں ہر دم قرار

زندگی میں باپ بھائیوں کی خلافت دیکھ لی
اپنے بیٹے کی خلافت کی بھی دیکھی خود بہار

رجلِ فارس کی چلے اولاد نیکی پر ہمیش
پیدا ہوں ان میں سدا جو دین کے ہوں تاجدار

صبر دے میرے خدایا ان کی سب اولاد کو
والدہ کی سب دعاؤں کے ملیں ان کو ثمار

میرے مولیٰ دے انہیں فردوسِ اعلیٰ میں جگہ
صاحبزادی ناصرہ پہ رحمتیں کر بے شمار

ہے دعا مومن کی مولیٰ، نیک راہوں پر چلا
ہم خلافت کے ہوں عاشق اور اسکے تابعدار

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

معروف ہیئت دان - ڈاکٹر صالح محمد الہ دین کی یاد میں

(زکریا ورک، کینیڈا)

ہندوستان کے نامور ماہر فلکیات ڈاکٹر صالح محمد الہ دین اَسّی سال کی عمر میں 20 مارچ 2011ء کو امرتسر میں وفات پا گئے۔ انا اللہ و انا الیہ راجعون۔ ڈاکٹر صاحب سے میری تحریری شناسائی 1994ء سے تھی جب میں نے ان کے ہفت روزہ بدر، نومبر 2000ء میں شائع شدہ اردو مضمون "قرآن کریم اور جدید سائنسی دریافتیں" کا انگلش ترجمہ حیدر آباد بھجوایا تھا۔ مگر ڈاکٹر صاحب سے بالمشافہ ملاقات 1999ء میں ہوئی تھی جب وہ کنگسٹن میرے یہاں تشریف لائے تھے۔ ایک روز ان کا فون آیا کہ میں اس وقت ٹورنٹو میں ہوں تو میں نے بہت اصرار کیا کہ یہ میرا فرض ہے کہ میں آپ سے ملاقات کیلئے آؤں۔ مگر نہ مانے۔ موسم گرما کا وہ خوشگوار دن آپ نے میرے ساتھ گزارا، میں نے ان کو مقامی کوئینز یونیورسٹی کی سیر کروائی جہاں ایک رصدگاہ موجود ہے۔ ہم نے باہمی دلچسپی کے موضوع "اسلام اور سائنس" پر کافی حد تک تبادلہ خیال کیا۔ اگلے بارہ سال ہم خط وکتابت کرتے رہے اور ایک دوسرے کو طبع زاد مضامین، کتابیں اور رسائل بھجواتے رہے۔ اس عرصہ میں آپ نے جو اپنے تحریر کردہ مضامین مجھے بھجوائے وہ درج ذیل ہیں: اسلام اور سائنس، تقریر جلسہ سالانہ قادیان دسمبر 1995ء۔ کتابچہ صداقت حضرت امام مہدی علیہ السلام، از روئے نشانات سورج گرہن وچاند گرہن، حیدر آباد 2003ء۔

(1)Scientific Heritage of India, (2)Scientific Outlook of the Holy Quran, (3)Current Science, May 1946 (article on Fazle Omar Research Institute), (4)My Life as an Astronomer, (5)Impact of astronomy on the development of scientific thought, (6)The Motion of the Moon and the Islamic Calendar, (7)Views of Scientists on the Existence of God.

آپ سے آخری یادگار اور دلگداز ملاقات فروری 2009ء میں قادیان میں نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں ہوئی۔ آپ مجھے یک لخت دیکھ کر خوشی سے بغلگیر ہو گئے اور فرمایا فوراً چائے کیلئے میرے یہاں پہنچ جائیں۔ محلّہ احمدیہ میں واقع وسیع مکان بیت الاحسان میں تین گھنٹے میں آپکی معیت میں رہا اور اپنے جسم وجاں کو آپ کی دماغی برقی لہروں brain-waves سے جلا دیتا رہا۔ برادرانہ شفقت سے آپ نے مجھے اپنے کچھ تازہ مضامین مرحمت فرمائے اور میں نے اپنی تصنیف "سوانح ابو ریحان البیرونی" پیش کی۔ گفتگو کے دوران آپ نے مجھے پیش گوئی خسوف وکسوف پر کئے گئے اعتراضات اور ان کے دندان شکن جواب کا بھی ذکر کیا۔ چائے کیساتھ آپ نے برفی بڑے شوق سے تناول فرمائی۔ اگلے روز جامعہ احمدیہ قادیان میں ہیئت کے عالمی سال کی نسبت سے آپ نے تقریر کرنا تھی۔ مجھے کہا کہ میں بھی آپ کے خطاب کے بعد طلباء جامعہ سے اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ آپ کی تقریر کی خاص بات یہ تھی کہ آپ ہیئت میں ہونیوالے تمام جدید تحقیقی کام سے آگاہ تھے۔ تقاریر کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ چلا جو طالب علموں نے بہت ہی پسند کیا۔

جامعہ میں میٹنگ کے بعد میں نے ان سے ذکر کیا کہ معروف مستشرق

ڈاکٹر منٹگمری واٹ نے اپنی ایک کتاب کے تعارف میں لکھا تھا کہ میرا اسلام سے تعارف ایک احمدی طالب علم کے ذریعہ ہؤا تھا جو ہوسٹل میں میرے ساتھ رہتا تھا۔ وہ طالب علم آپ کے والد محترم علی محمد صالح دین تھے۔ یہ جان کر بہت خوش ہوئے اور مجھے کہا کہ میں اسکا دستاویزی ثبوت مہیا کروں۔ چنانچہ کینیڈا واپس آ کر میں نے یہ ثبوت آپ کو ارسال کر دیا تھا۔ اس موضوع پر برادرام ڈاکٹر اسحٰق خلیل کا مضمون بھی بدر قادیان میں شائع ہؤا تھا۔

آپ کا آخری انگلش میں لکھا خط جو میرے نام آیا وہ 8 جولائی 2010ء کا تحریر کردہ ہے۔ اس میں آپ نے فرمایا: "حال ہی میں میں نے آپ کی کتاب مسلمانوں کے سائنسی کارنامے مطالعہ کی۔ میں ان کے عظیم کارنامے ریکارڈ کرنے پر تہنیت پیش کرتا ہوں۔ آپ نے مسلمان سائنسدانوں کے کارناموں کا ذکر سائنس کی تمام شاخوں میں کیا ہے۔ مجھے امید ہے اور میں دعا گو ہوں کہ آپ کی کتاب مسلمانوں کو انسپائر کریگی کہ وہ سائنس کا مطالعہ کریں اور اس میں سبقت لے جائیں"۔

بے نظیر شخصیت

کریم النفس اور منکسر المزاج تھے۔ سادگی اور شرافت نے ان کے گرد ہالہ بنا رکھا تھا۔ علم کے شائق اور عالی حوصلہ تھے۔ خلیق، وضع دار، حد درجہ مہمان نواز، عبادت گزار اور وسیع المطالعہ انسان تھے۔ خدا نے زبردست حافظہ سے نوازا تھا جس کا صحیح استعمال کرتے ہوئے قرآن مجید حفظ کیا۔ حفظ کرنے کا واقعہ بھی بڑا دلچسپ ہے۔ سکول کے امتحان کی تیاری کرنا تھی، صبح امتحان کا پرچہ تھا۔ والدہ نے کہا بیٹا امتحان کی تیاری کر لو لیکن آپ قرآن پاک حفظ کرنے میں منہمک رہے۔ قرآن مجید اپنے گھر کے تہ خانے میں پورے انہماک سے یاد کرتے تھے۔ والدہ نے بیٹے کے شوق کے پیش نظر ایک معلم کا انتظام کر دیا۔ اکثر اوقات قرآن مجید زیر لب تلاوت فرماتے رہتے۔ ذہانت و فطانت کشادہ پیشانی سے ٹپکتی تھی۔ ناپ تول کر بات کرتے، استدلال کا طریقہ دل موہ لینے والا ہوتا تھا۔ مزاج میں شرافت، کردار میں نجابت تھی۔ خوش وضع، خوش پوشاک، خوش میزبان، انمول انسان تھے۔ عاجزی اور حد درجہ سادگی کا مثالی نمونہ تھے۔ ایک دفعہ دہلی کے ریلوے سٹیشن پر کھڑے تھے، اتفاق سے سرخ قمیص زیب تن تھی جو کہ ہندوستان میں قلیوں کا رنگ ہوتا ہے۔ ایک خاندان کے فرد نے غلطی سے سمجھا آپ بھی قلی ہیں۔ کہا ہمارا سامان اٹھاؤ اور باہر پہنچا دو۔ بغیر کچھ کہے سامان اٹھایا اور سٹیشن سے باہر لے گئے۔ جب اس شخص نے اجرت دینا چاہی تو آپ نے کہا سامان باہر پہنچانے کا کہا تھا پہنچا دیا، میں کوئی اجرت نہیں لوں گا۔ وہ شخص سخت شرمندہ ہؤا۔

گزشتہ چار سال سے آپ انجمن احمدیہ قادیان کے صدر تھے۔ سالہا سال تک صوبائی امیر اور سیکرٹری بھی رہے۔ صدر جماعت بھی رہے اور ممبر صدر انجمن احمدیہ بھی رہے۔ متقی، تہجد گزار اور پرہیزگار تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی وفات حسرت آیات، خاندانی حالات، انمول جماعتی خدمات اور سائنسی کارناموں کا تذکرہ بڑی تفصیل سے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ (الفضل انٹرنیشنل 15-21 April, 2011)۔

اللہ تعالیٰ نے تقریر کا ملکہ بھی ودیعت کیا تھا۔ ہندوستان، برطانیہ، امریکہ کے بین الاقوامی سالانہ جلسوں پر تقاریر کرنے کا اعزاز حاصل ہؤا۔ سائنسدان ہونے کے ناطے اسلام اور سائنس پر زبردست گرفت رکھتے تھے۔ تبلیغ کرنے کا جنون تھا۔ کچھ سال قبل جب اقوام متحدہ کی طرف سے انٹرنیشنل ائیر آف اسٹرانومی منایا گیا تو بطور خاص بنگلور کا سفر کیا۔ باوجود پیرانہ سالی کے بنگلور میں سائنسدانوں کے اجلاس میں قرآن اور سائنس کے موضوع پر نہایت عالمانہ تقریر کی۔ نامور سائنسدانوں سے رابطے قائم کئے۔ دہلی میں سائنسدانوں کی میٹنگ میں بھی شرکت کی، ان کو جماعت سے متعارف کیا، لٹریچر دیا اور ان کی قیام گاہوں پر ملاقات کی۔ تمام تقاریر پر معارف ہوتی تھیں جن میں قرآن مجید کی آیات کریمہ سے احسن رنگ میں استدلال فرماتے تھے۔ دو سال قبل 2009ء میں *'ہستی باری تعالیٰ فلکیات کی روشنی میں'* کے

موضوع پر خطاب کیا تھا۔ میرے سامنے اس وقت آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی "اسلام اور سائنس" کے موضوع پر تقریر ہے جو آپ نے قادیان کے جلسہ سالانہ پر 1995ء میں کی تھی۔ بطور نمونہ تقریر کا کچھ حصہ یہاں پیش کیا جاتا ہے:

"سائنس کے تعلق سے اسلام کی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ ہم سائنس سیکھیں اور دوسرے یہ کہ اس علم کو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور قرب حاصل کرنیکا ذریعہ بنائیں۔ اسلام نے ایک سائنسدان کے نصب العین کو بہت بلند رکھا ہے کہ وہ اپنی جدوجہد کائنات کے اشیاء کے خواص کے معلوم کرنے تک ہی محدود نہ رکھے بلکہ وہ خالق کائنات کی طرف بھی رجوع کرے اور اسکے ساتھ تعلق پیدا کرنا اسکا مقصد اعلیٰ ہو۔ الغرض اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم اولوالالباب بنیں یعنی ایسے دانشور جن کا علم صرف دنیا کی چیزوں تک ہی محدود نہیں رہتا بلکہ محبت الٰہی، عبادت، دعا، شفقت علی اللہ اور خشیت اللہ میں ترقی پانے کا ذریعہ بنتا ہے"۔

عالمی اعزازات

آپ کا شمار دور حاضر کے ایک سو بڑے ہیئت دانوں میں ہوتا تھا۔ ہندوستان کے صدر عبد الکلام کے ایجوکیشن ایڈوائزر رہے۔ متعدد عالمی اداروں کے رکن تھے جیسے انٹرنیشنل اسٹرانومیکل یونین، اسٹرانومیکل سوسائٹی آف انڈیا، پلازما سائنس سوسائٹی آف انڈیا، انڈین ایسوسی ایشن آف فزکس ٹیچرز۔ 1980ء میں آپ نے آکسفورڈ یونیورسٹی آف تھیوریٹکل فزکس ڈیپارٹمنٹ میں تحقیق اور دیگر سائنسدانوں سے میل ملاقات کی غرض سے تین ماہ گزارے اور ایک خاص مضمون لکھا جو 1982ء میں شائع ہوا تھا۔ نوبیل انعام یافتہ پروفیسر عبدالسلام کی دعوت پر 1985ء میں آپ نے انٹرنیشنل سینٹر فار تھیوریٹکل فزکس میں تین ماہ تحقیق میں گزارے تھے۔ پرنسٹن یونیورسٹی کے پروفیسر آسٹریکر Prof. Ostriker شکاگو میں آپ کے ہم جماعت رہے تھے ان کی دعوت پر آپ پرنسٹن آبزرویٹری میں ان سے اور ان کے رفقاء سے ملنے گئے تھے۔ آپ مختلف یونیورسٹیوں کے ریسرچ سکالر اور ریسرچ فیلو بھی تھے۔ امیریکن بیوگرافیکل انسٹی ٹیوٹ نے 2000ء میں آپ کو Man of the Year ایوارڈ دیا تھا۔ ہندوستان کا ایوارڈ میگنا ساہا (Meghnad Saha) ایوارڈ فار تھیوریٹیکل سائنس 1981ء میں ملا تھا۔ انٹرنیشنل بیوگرافیکل سینٹر کیمبرج نے Outstanding People Medal 2003 دیا تھا۔ فرینڈشپ فورم انڈیا نے بھارت ایکسی لینس ایوارڈ، 2006ء میں دیا تھا۔ امیریکن بیوگرافیکل انسٹی ٹیوٹ نے 2008ء میں 500 Great Leaders diploma سے نوازا تھا۔

کسوف وخسوف پیشگوئی پر تحقیق

تصنیف و تالیف میں خاص ملکہ تھا۔ آپ کی کتابیں حسن عبارت اور خوبی فصاحت کا عمدہ نمونہ ہیں۔ زندگی کی آخری سانس تک تدریسی و تصنیفی مشغلہ جاری رکھا۔ ان کی ذات فضل وکمال کا مجموعہ تھی۔ دیگر موضوعات کے علاوہ چاندگرہن وسورج گرہن کی پیش گوئی پر تحقیق اور کہکشاؤں کی ڈائی نےمکس آپ کی سائنسی تحقیق کی ہردلعزیز موضوع تھے۔ کسوف وخسوف کے موضوع پر آپ کی تحقیق تین دہائیوں پر ممتد ہے۔ اس موضوع پر آپ کے اردو اور انگلش مضامین بدر قادیان، روزنامہ الفضل، ریویو آف ریلیجنز لندن و جماعتی رسائل کی زینت بنے۔ 1994ء میں اس نشان کے سو سال پورے ہونے پر صد سالہ پروگرام کے تحت آپ نے ہندوستان، برطانیہ اور امریکہ میں تقاریر کیں اور آپ کے خاص مضامین شائع ہوئے۔ بعض ایک تقاریر کتابچوں کی صورت میں ہندوستان سے شائع ہوئی تھیں جیسے جماعت احمدیہ حیدرآباد نے 2003ء میں ایک کتابچہ شائع کیا تھا۔ میرے سامنے اس وقت ریویو آف ریلیجنز کا مئی 1999ء کا شمارہ ہے جس میں آپ نے 21 صفحات پر مشتمل وقیع مضمون میں امریکہ سے شائع ہونیوالے پیش گوئی پر اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا ہے۔ منجھے ہوئے ہیئت دان کے ناطے آپ اس موضوع پر اتھارٹی تھے۔

معروف ہیئت دان

علم ہیئت میں یکتائے روزگار تھے۔آپ کا انگلش مضمون میری زندگی بطور ہیئت دان، 1997ء میں بلیٹن آف اسٹرانومیکل سوسائٹی میں شائع ہوا تھا۔اس نہایت دلچسپ مضمون کے جستہ جستہ حصوں کا ترجمہ یہاں پیش کیا جاتا ہے اور انشاء اللہ عنقریب مضمون کا مکمل ترجمہ بھی کیا جائیگا۔آپ فرماتے ہیں:" میں نے پی ایچ ڈی پروگرام کیلئے یرکس آبزرویٹری میں داخلہ کیلئے اپلائی کیا تھا۔پروفیسر کیپر جو اس وقت ڈائریکٹر تھا اس نے مجھے لکھا کہ میری بیک گراؤنڈ کے پیش نظر مجھے داخلہ نہیں دیا جاسکتا لیکن اگر میں اپنے خرچ پر یونیورسٹی آف شکاگو میں فزکس میں ایک سال کیلئے مزید کورسز کروں اور اگر میری پروگریس قابل اطمینان ہوئی تو میں یرکس Yerkes میں اسسٹنٹ شپ کا حقدار بن جاؤں گا۔چونکہ میں امریکہ میں تعلیم کیلئے کہیں سے بھی فنانشل سپورٹ حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہوسکا تھا اسلئے میں نے امریکہ جانیکا ارادہ ترک کردیا تھا۔لیکن جب یو ایس انڈیا ایجوکیشنل ایکس چینج پروگرام کے تحت جب فنڈز مل گئے تو میں امریکہ میں ایک سال کی تعلیم کیلئے چلا گیا۔ یہاں کی نصابی کتابیں قریب قریب وہی تھیں جو میں انڈیا میں پڑھی تھیں۔ لیکن انڈیا میں ہر باب کے آخر پر دئے گئے سوالات حل کرنیکا میں عادی نہیں تھا۔امریکہ میں پتہ چلا کہ ہماری پروگریس کا دارومدار ان مشکلات کے حل کرنے پر ہوتا تھا۔خدا کے فضل سے میں امتحان میں پاس ہوگیا اور مجھے یرکس Yerkes آبزرویٹری میں پی ایچ ڈی پروگرام میں داخلہ مل گیا۔

وقتاً فوقتاً مجھے فلکیات کے موضوع پر مقبول عام لیکچر دینے کا موقعہ ملتا رہا۔میں نے اسٹرانومی کے مختلف موضوعات پر مضامین لکھے جیسے : سائنسی فکر پر اسٹرانومی کا اثر، عرب اور پرشین اسٹرانومرز کے انڈیا کیساتھ باہمی تعلقات، چاند کی حرکت اور اسلامی کیلنڈر۔بعض دفعہ ایسے بھی ہوا کہ مجھے مذہبی مجلس میں کائنات کے سٹرکچر کے بارہ میں اظہار خیال کا موقعہ ملا۔مذہب اسلام فطرت کے مطالعہ کی تلقین کرتا ہے جیسا کہ قرآن پاک کی سورۃ نمبر 3 آیات 192-191 سے یہ ثابت ہوتا ہے۔میں اکثر اپنی تقاریر میں عظیم ہیئت دان ہنری پوائن کیئر کے ان الفاظ کو دہراتا ہوں جو مجھے بہت مرغوب ہیں:"
ستارے ہمیں نظر آنیوالی روشنی ہی نہیں بھیجتے جو ہماری آنکھوں کو منور کرتی ہے بلکہ ان سے ایک ایسی روشنی بھی آتی ہے جو ہمارے دماغوں کو منور کرتی ہے"۔

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ جو نیک کام انہوں نے شروع کئے اللہ ان کو مثمر بہ ثمرات حسنہ کرے، اور ان کی روح کو اپنے دامن رحمت میں جگہ دے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

BRB
OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS
BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

ایسا لاؤں کہاں سے، تجھ سا کہوں جسے

(مکرم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب معروف اسٹرانومر وصدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سانحہ ارتحال پر)

(از حافظ سید رسول نیاز مبلغِ سلسلہ سکندر آباد)

عاجزی و انکساری: محترم حافظ صاحب حد درجہ منکسر المزاج اور سادہ طبیعت مگر پُر وقار شخصیت تھے۔ یقیناً وہ ان عباد الرحمٰن میں سے تھے جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا کہ ’’وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلٰماً‘‘ (سورۃ الفرقان آیت نمبر 64) یعنی اور رحمٰن کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ لڑتے نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

محترم موصوف سے گفتگو کرنے والا ہر شخص اس بات کی شہادت دے سکتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی ادب اور احترام کے ساتھ یاد فرماتے اور نہایت پیار اور عزت سے بات کرتے۔ سکندر آباد کے سبھی لوگ گواہی دیتے ہیں کہ آپ چھوٹے بچوں کو ’’پھول‘‘ کہہ کر بلایا کرتے تھے۔ اور ’’آپ‘‘ کے الفاظ سے مخاطب ہوا کرتے تھے۔

حضرت مرزا وسیم احمد صاحب سابق ناظرِ اعلیٰ بھارت ہمیشہ جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر دارالمسیح میں محترم موصوف کے قیام کا انتظام فرمایا کرتے تھے۔ دارالمسیح میں قیام فرمانے والے مہمانوں کے طعام کا انتظام امِّ طاہر کے حجرہ کے سامنے ہوتا تھا۔ اور بھی کئی خاص مہمان وہاں قیام فرماتے تھے۔ خاکسار کو دورانِ طالبِ علمی جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر ایک طویل عرصہ ’’دارالمسیح‘‘ میں مہمان نواز کے طور پر ڈیوٹی دینے کی توفیق ملی ہے۔ ہم رضا کاران کو اس بات کی فکر دامنگیر ہوتی تھی کہ کہیں کھانا ٹھنڈا نہ ہو جائے اور کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو۔ یا پھر کسی مہمان کی ناراضگی کا موجب نہ ہو۔ لیکن محترم موصوف کی طرف سے ہمیں کبھی یہ خوف کیا بلکہ امید بھی نہ ہوتی کہ آپ طعام کے ٹھنڈا ہونے کا شکوہ یا ذکر تک کریں گے۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں مزار حضرت مسیح موعودؑ پر دعا کر کے آتے اور اول وقت میں ناشتہ کیلئے تشریف لاتے اور جو کچھ ڈائننگ ٹیبل پر ہوتا وہ تناول فرما کر واپس تشریف لے جاتے۔ اور چائے ضرور نوش فرماتے۔ چونکہ موصوف کو اس بات کا علم تھا کہ خاکسار ضلع ورنگل کے نومبائعین میں سے ہے۔ اس لئے اگر ڈائننگ ٹیبل پر ملاقات ہوتی تو ضرور خیریت دریافت فرماتے اور بسا اوقات دوسروں کو بتاتے کہ یہ احمدیت کے نئے ثمرات میں سے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ محترم موصوف نے خاکسار سے فرمایا کہ ’’مجھ کو سردی بہت محسوس ہوتی ہے۔ اس لئے عموماً پانی کے بجائے میں چائے ہی پی لیا کرتا ہوں۔‘‘ میں نے دیکھا کہ موصوف ہلکی پتی کے ساتھ بیک وقت دو تین کپ چائے نوش فرمایا کرتے۔

دوران طالب علمی ایک دن صبح خاکسار کو میرے ساتھی نے بڑی سرعت کے ساتھ آ کر جلدی جلدی بتایا کہ ’’دیکھو تمہارے لئے مکرم پروفیسر صاحب تشریف لائے ہیں۔‘‘ خاکسار ورطۂ حیرت میں ڈوب گیا کہ کون آئے ہیں۔ جب حجرہ سے باہر آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مشہور و معروف ہستی اور آندھرا پردیش کے صوبائی امیر مکرم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب ہیں۔ آپ کے ساتھ مکرم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب مبلغ انچارج آندھرا پردیش (حال پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان) بھی ہیں۔ خاکسار مدرسہ احمدیہ کی بورڈنگ میں بالائی منزل پر سب سے آخری حجرہ میں مقیم تھا۔ محترم موصوف سیڑھیاں چڑھکر اور آخری حجرہ تک چل کر آئے۔ نیچے ٹھہر کر کسی

طالبِ علم کو کہتے تو وہ مجھے بلا کر نیچے لے جاتا۔ مگر انہوں نے کوئی آواز نہیں دی۔ بلکہ طلباء سے میرے حجرہ کے بارہ میں معلوم کر کے از خود تشریف لائے۔ خاکسار کے ساتھ چارپائی پر تشریف فرما کر تلگو لٹریچر کے بارہ میں گفتگو فرمائی اور کچھ ترجمہ کیلئے بھی دیا۔ پھر فرمایا کہ ہم مطالبہ رکھیں گے کہ آپ کو آندھرا پردیش میں متعین کیا جائے۔ یہ ان کی عاجزی اور انکساری کی اعلیٰ مثال ہے۔

جن کے اخلاص اور پیار کی ہر ادا
بے غرض، بے ریا، دل نشیں، دلربا

خلافت کا احترام: محترم حافظ صاحب دل و جان سے خلافت کا احترام فرمایا کرتے تھے۔ وہ اکثر فرماتے کہ خلیفہ وقت کے ساتھ وفا کے معنے یہی ہیں کہ خلیفہ وقت کے ہر حکم اور نصیحت پر پابندی سے عمل کیا جائے۔ خط و کتابت سے رابطہ رکھا جائے اور دعا کیلئے ہر ماہ کم از کم ایک خط ضرور لکھا جائے۔ موصوف نے اپنی زندگی میں خلافت کے ساتھ جو وفاداری کا سلوک فرمایا وہ قابلِ تقلید ہے۔

1990 کی بات ہے کہ ایک موقعہ پر صوبائی امارت کا انتخاب ہونا تھا۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے انتخاب کی ذمہ داری آپ کے سپرد فرمائی ہوئی تھی۔ صوبائی امارت کیلئے دو مرتبہ آپ نے تمام صدور و امراء کو مدعو فرمایا ہوا تھا۔ لیکن دو دفعہ انتخاب کیلئے مطلوب کورم پورا نہیں ہوا۔ اور اب تیسری مرتبہ آپ نے تمام صدور و امراء کو حاضر ہونے کیلئے چٹھی ارسال کی ہوئی تھی۔ اس مرتبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کورم سے زیادہ ممبران حاضر ہوئے۔ خاکسار بھی اپنے تایا جان مکرم محمد یعقوب صاحب صدر جماعتِ احمدیہ نانچاری مڈور (ضلع ورنگل) کی نمائندگی میں حقِ رائے دہی کیلئے آیا ہوا تھا۔ یہ انتخاب الہ دین بلڈنگ سکندرآباد میں ہو رہا تھا۔ خاکسار نے اس موقعہ پر پہلی مرتبہ الہ دین بلڈنگ کو دیکھا۔ یہ وہ مبارک جگہ ہے جہاں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے دورہ حیدرآباد دکن کے وقت قیام فرمایا تھا۔ انتخاب کے آغاز میں محترم موصوف نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اب کورم پورا ہو چکا ہے۔ اور یہ خلافت کی برکت ہے۔ چونکہ خاکسار نے دو مرتبہ مدعو کیا تھا اور دونوں مرتبہ کورم پورا نہیں ہوا۔ لیکن تیسری مرتبہ میں نے تمام ممبران کو لکھ دیا کہ اب اگر کورم پورا نہ ہوا تو غیر حاضر ممبران کے اسماء خاکسار حضور انور کی خدمت میں ارسال کرے گا۔ خلافت کے نام سے یہاں تمام ممبران جمع ہیں۔ الحمدللہ“

الغرض خلافت کے ساتھ محترم موصوف کا بہت مخلصانہ تعلق تھا۔ چنانچہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک مکتوب میں محترم موصوف کے بارہ میں فرمایا کہ ”خلافت کے ساتھ پیار، محبت اور وفا کا ایسا تعلق انہوں نے نبھایا ہے جو ایک مثال ہے“

(مکتوب مورخہ 11-4-6 بحوالہ مشکوٰۃ ماہ اپریل 2011 صفحہ 6)

محترم کیا ہی خوش بخت انسان ہیں کہ انہیں خلیفہ وقت کی سرٹیفکیٹ حاصل ہوگئی کہ خلافت کے ساتھ انہوں نے ایک قابلِ تقلید اور بے لوث وفا کا سلوک نبھایا ہوا تھا۔

وہ کام جو عقل کو حیرت میں ڈال دے
کردار وہ بنا کہ زمانہ مثال دے

امانت کی پاسداری: اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں بیان فرماتا ہے کہ **واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل** ( ) کہ ”جب تم لوگوں کے درمیان حاکم بنائے جاؤ تو پھر عدل سے فیصلہ کیا کرو“۔ اور کامیاب مؤمنین کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **والذین ھم لامٰنٰتھم وعھدھم راعون** (المؤمنون:9) یعنی ”اور وہ لوگ (یعنی کامل مؤمن) جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔“

محترم حافظ صاحب دینی و دنیوی عہدوں کے وقت جماعتی اور حکومتی طور پر امانت کا پورا حق ادا فرمائے۔

محترم حافظ صاحب 1991 تا 1995 صوبائی امیر آندھرا پردیش کے طور پر اور پھر ایک طویل ترین عرصہ امیر جماعتِ احمدیہ سکندرآباد کی

حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔اور پھر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحبؒ کے انتقال کے بعد صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان کے طور پر بھی آپ کو خدمات بجالانے کی توفیق حاصل ہوئی۔

اس کے علاوہ محترم حافظ صاحب دنیوی لحاظ سے بھی اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ جناب A.P.J.Abdul Kalam صدر جمہوریہ ہند کے عہدِ صدارت کے وقت ''صدر جمہوریہ ہند کے تعلیمی مشیر'' کی حیثیت سے آپ کو خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی۔(بحوالہ روزنامہ EENADU تلگو، مورخہ 22.3.2011)۔یہ آپ کیلئے بہت بڑا اعزاز تھا۔حصولِ تعلیم کے اوپر آپ بہت زور دیا کرتے تھے۔چنانچہ آپ نے اپنے تمام بچوں کو اعلیٰ دینی و دنیوی تعلیم دلوائی۔آپ اکثر احبابِ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ اصل زادِ راہ تقوی ہے۔اور پھر تعلیم ہی انسان کا سرمایہ ہوتا ہے۔آپ اِس خیال کے پُرزور حامی تھے کہ

تعلیم کے تیزاب میں ڈال اس کی خودی کو
ہوجائے ملائم تو جدھر چاہے اُدھر موڑ

پھر عثمانیہ یونیورسٹی میں پروفیسر اور صدر شعبہ فلکیات کے طور پر بھی تعلیمی خدمات بجالانے کی سعادت پائی۔دورانِ ملازمت کے دو واقعات قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

صدر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی کی حیثیت سے آپ کو حکومت کی جانب سے ایک موٹر کار مع ڈرائیور نقل وحمل کیلئے دی گئی تھی۔اس کار کو آپ صرف سرکاری کاموں کیلئے استعمال فرمایا کرتے تھے۔اور اہلِ خانہ کو بھی اس میں سفر کرنے کی اجازت نہ ہوتی تھی۔چنانچہ ایک مرتبہ آپ کار میں جارہے تھے۔اور اسی وقت آپ کی شریکِ حیات محترمہ فرحت صاحبہ مرحومہ بھی الگ کرائے کے آٹو میں سبزی کیلئے منڈی جارہی تھیں۔اس نظارہ کو دیکھنے والے ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ حافظ صاحب ! آپ کار میں جارہے ہیں۔سبزی منڈی آپ کے راستے میں ہی موجود ہے۔آپ اپنی اہلیہ کو منڈی میں اتار کر اپنے کام سے چلے جائیں۔کیوں آٹو کیلئے پیسے ضائع کرتے ہیں؟
تب محترم حافظ صاحب نے جواب دیا کہ یہ کار مجھے حکومت نے یونیورسٹی کے کاموں کیلئے دی ہے۔ذاتی کام یا افرادِ خاندان کیلئے نہیں دی ہے۔اگر میں پیسے بچانے کیلئے اہلیہ کو کار میں لے جاتا ہوں تو حکومتی چیز کا غلط استعمال ہوجائے گا۔اس امر کے سینکڑوں لوگ سکندر آباد میں گواہ ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں سے اس ایمان افروز نظارہ کا مشاہدہ کئی مرتبہ کیا ہے۔

عثمانیہ یونیورسٹی میں کافی بڑا اور اعلیٰ قسم کا Swimming Pool موجود ہے۔جس میں تیرنے کیلئے یونیورسٹی سے باہر کے لوگوں کیلئے ایک Fees مقرر ہے۔بعض پروفیسرز اپنے عزیزوں کے لئے یونیورسٹی کے لیٹر پیڈ پر تحریر کردیتے ہیں کہ یہ ہمارے عزیز ہیں انہیں اجازت دی جائے۔تو پھر بلا معاوضہ ایسے لوگوں کو تیرنے کیلئے اندر چھوڑا جاتا ہے۔اس وقت کے قائد مجلس خدام الاحمدیہ سکندرآباد مکرم نورالدین سلیم صاحب اور یہاں کے احباب گواہی دیتے ہیں کہ مکرم حافظ صاحب سے ایک مرتبہ خدام نے عرض کیا کہ آپ ہمیں ایک لیٹر لکھکر دیں تا ہمیں بلا معاوضہ تیرنے کیلئے اجازت حاصل ہو جائے۔مکرم حافظ صاحب نے بجائے اس کے کہ لیٹر پیڈ پر لکھ دیتے سفید سادہ قرطاس پر سوئمنگ پول کے مینیجر کو اس تعلق سے لکھا۔قائد صاحب اور خدام نے کہا کہ آپ یونیوسٹی کے لیٹر پیڈ پر لکھکر دیں۔تب محترم حافظ صاحب نے جواباً فرمایا کہ وہ تو یونیورسٹی کے کاموں کیلئے ہے۔اگر اس طرح انفرادی کاموں کیلئے اس کا استعمال کروں تو مناسب نہیں ہے۔

قارئین ذرا غور کریں کہ امانت کی پاسداری کا کیسا اعلیٰ معیار تھا۔

تقریر کا ملکہ :یونیورسٹی میں اور جلسہ سالانہ قادیان اور لندن وغیرہ میں مختلف بڑے بڑے جلسوں میں ہستی باری تعالیٰ ، نیز سورج چاند گرہن کے بارہ میں اور فلکیات کے عنوان پر آپ کو سالہا سال تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔آپ کا اپنا ایک مخصوص انداز تھا۔دورانِ تقریر اگر قرآنِ کریم کی آیت پڑھنی ہوتی تو ترنم سے پڑھا کرتے تھے۔مضمون کا تعلق چاہے دین سے ہو یا دنیوی میدان سے ہو آپ بہت تفصیل کے ساتھ مؤثر انداز میں بیان کرنے کا خاص ملکہ رکھتے تھے۔ہستی باری تعالیٰ کے مضمون میں ایسا غوطہ

زن ہو کر خطاب فرماتے تھے کہ سامعین کو اندازہ ہو جاتا تھا کہ آپ عرفانِ الٰہی کے ساتھ اور ذاتی تجربہ کی بناء پر بیان کر رہے ہیں۔

بولے نہیں وہ حرف جو ایمان میں نہ تھے
لکھی نہیں وہ بات جو اپنی نہیں تھی بات

سال 2009ء کو اقوامِ متحدہ کی طرف سے فلکیات کے سال کے طور پر منایا جا رہا تھا۔ تو سالانہ اجتماع مجلس خدام لاحمدیہ بھارت کی طرف سے اس موقعہ پر شعبہ فلکیات سے متعلق آپ کا خطاب بعد نمازِ عشاء رکھا گیا تھا۔ مکرم احسن غوری صاحب میزبانی کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ ناظرین کی تعداد زیادہ ہو جانے کی توقع سے شام کو پنڈال بڑھانا پڑا۔ پھر بھی آپ کے خطاب کے وقت پنڈال کافی نہ ہوا۔ شعبہ فلکیات سے متعلق جانکاری رکھنے کی ترغیب دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ فلکیات سے ہمیں کیا لینا دینا ہے۔ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اول تو اللہ تعالیٰ کا یہ ارشادِ گرامی ہے کہ ’’آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں عقلمندوں کے لئے یقیناً کئی نشان موجود ہیں۔ وہ عقلمند جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارہ میں غور و فکر سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تُو نے اس عالم کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تُو ایسے بے مقصد کام کرنے سے پاک ہے۔ پس تُو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ اور ہماری زندگی کو بے مقصد بننے سے بچالے۔‘‘ (سورۃ آلِ عمران :191,192 ترجمہ از تفسیر صغیر)

پھر فرمایا کہ ذکرِ الٰہی کا حق ادا کرنے کیلئے لازمی ہے کہ انسان فلکیات پر غور و فکر کرے۔ بعدہٗ محترم موصوف نے ایک دلچسپ مثال بیان فرمائی کہ ’’دیکھیں کہ ایک آدمی صبح سویرے نیند سے اٹھتا ہے۔ اور روزانہ مسلسل گھنٹہ دو گھنٹہ ورزش کرتا ہے۔ لیکن اسے کوئی شخص ایک روپیہ بھی نہیں دیتا۔ لیکن ایک پلیٹ فارم پر اگر ایک قُلی کسی کا سامان ایک پلیٹ فارم سے دوسرے پلیٹ فارم پر چند منٹوں میں لے جا کر پہونچاتا ہے تو اسے سو دو سو روپے اُجرت مل جاتی ہے۔ تو کیا روزانہ ورزش کرنے والے شخص کی محنت رائیگاں تصور کی جاتی ہے۔ ہرگز نہیں۔‘‘ اس مثال سے تمام سامعین فلکیات کی کسی قدر تعلیم حاصل کرنے کیلئے راغب ضرور ہوئے۔ میزبان مکرم محمد احسن غوری صاحب نے بیان فرمایا کہ 80 سال کی عمر ہونے کے باوجود ایک گھنٹہ خطاب فرمایا اور جس اونچی آواز اور لہجہ سے خطاب کا آغاز فرمایا اسی مناسبت سے خطاب ختم بھی فرمایا۔ فجزاهم الله تعالیٰ احسن الجزاء

سال 2010 میں بنجارہ ہلز میں ’’نرانکار‘‘ ایک ہندو تنظیم کی طرف سے امن کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں نرانکار کے انتظامیہ نے محترم حافظ صاحب کو مدعو کرنے کیلئے ایک وفد محترم حافظ صاحب کے مکان پر بھجوایا ہوا تھا۔ جو آپ کے گھر سکندر آباد تشریف لائے۔ تب انہیں معلوم ہوا کہ آپ قادیان میں ہیں۔ تو ان کے بڑے فرزند مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب کو جو گذشتہ سال امیر تھے مدعو کیا گیا۔ خاکسار کو بھی ساتھ جانے کا موقعہ ملا۔ وہاں نرانکار کے انتظامیہ نے محترم حافظ صاحب کے تعلق سے بیان کیا کہ جب بھی ہم بڑے پیمانے پر میٹنگ رکھتے ہیں تو مکرم حافظ صاحب کو دعوت دیا کرتے تھے۔ اور وہ بہت ہی اچھے انداز میں عام فہم زبان میں امن کا پیغام ہمارے متبعین کو دیا کرتے تھے۔ اور نرانکار انتظامیہ نے محترم موصوف کے اخلاص کی بہت تعریف کی۔

واقفینِ زندگی کا احترام: خاکسار کو 1996 تا 2003 تک اسلامی اصول کی فلاسفی اور دیگر تراجم کے سلسلہ میں کئی بار الہ دین بلڈنگ آنے کا موقعہ ملا۔ ملاقات کے دوران بار بار وہ اپنے قول و فعل سے اس بات کا اظہار فرماتے کہ ’’آپ بڑے خوش قسمت ہیں کیونکہ آپ واقفِ زندگی ہیں۔‘‘ خاکسار موصوف کے اخلاص کے سامنے شرمسار ہوتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ آپ تو ایک واقفِ زندگی سے بھی زیادہ آنریری خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اس پر موصوف پھر فرماتے کہ ’’ہم چاہیں کتنا بھی کر لیں کم ہے۔ کیونکہ ہم نے دنیا بھی کمائی ہے۔ اور پھر کچھ وقت دین کیلئے نکال رہے ہیں۔ لیکن ایک واقفِ زندگی دنیا کو کلیۃً ترک کر کے ساری زندگی دینِ اسلام کیلئے وقف رہتا ہے۔ اس کا ہر لمحہ خدمتِ دینِ متین میں صرف ہوتا ہے۔‘‘

جب بھی مرکز سے کوئی نمائندہ سکندرآباد تشریف لاتا یا کوئی معلم صاحب یا مبلغ سلسلہ موصوف کے پاس آتے تو بڑے ادب واحترام سے ملاقات کرتے اور ضرور مہمان نوازی فرماتے تھے۔

قبولیتِ دعا: ساؤتھ زون کانفرنس کے سلسلہ میں مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب سابق صوبائی امیر آندھرا پردیش کی صدارت میں ایک مرتبہ صوبائی مجلسِ عاملہ کی میٹنگ لال ٹیکری میں منعقد ہو رہی تھی۔محترم حافظ صاحب نے کانفرنس کی کامیابی کیلئے سب سے زیادہ دعاؤں پر زور دینے کی طرف ممبران کو توجہ دلائی۔اور اپنا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ یونیورسٹی میں ایک سیمینار خاکسار کی صدارت میں منعقد ہو رہا تھا۔مقررین میں سے ایک مقرر نے اپنے مقررہ وقت سے زیادہ وقت لے لیا۔میں نے انہیں منع نہ کیا۔اور حاضرین گھڑیاں دیکھ رہے تھے۔آخر ان کا لیکچر ختم ہوا۔لیکن مَیں سخت گھبراہٹ میں مبتلا تھا۔کہ یہ یونیورسٹی معیار کا سیمینار ہے۔وقت پر ختم ہونا لازمی ہے۔اگر وقت پر ختم نہ ہوا تو حاضرین کہیں گے سیمینار ناکام ہو گیا۔میں دعاؤں میں مصروف تھا۔یا اللہ اب میں کیا کروں۔اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو اس رنگ میں قبول فرمایا کہ ایک مقرر حاضر نہ ہوا۔اور اس کا وقت بچ گیا۔اس طرح سیمینار ٹھیک مقررہ وقت پر اختتام کو پہنچا۔نہ وقت سے پہلے ختم ہوا اور نہ دیر ہوئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

اس واقعہ کو موصوف نے دعا کی اہمیت کے تعلق سے خاکسار کے سامنے چار پانچ مرتبہ مختلف اوقات میں بیان فرمایا۔جس کی وجہ سے خاکسار نے اس واقعہ کو بیان کیا ہے۔

نماز کی پابندی: گذشتہ سال محترم حافظ صاحب رخصت پر جماعتِ احمدیہ سکندرآباد تشریف لائے ہوئے تھے۔اس موقعہ پر مورخہ 31/نومبر/2010 کو احمدیہ مسجد نور سکندرآباد میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم کا انعقاد عمل میں آیا۔ سیدنا حضورِ انور کی اجازت سے موصوف نے خطاب فرمایا۔جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ نیک لوگوں کو خدا تعالیٰ کے پاس جانے کا وقت پہلے ہی معلوم ہو جاتا ہے۔ان کی وفات کے بعد جب غور کیا جا رہا ہے تو یقین ہو رہا ہے کہ محترم موصوف کو بھی اپنے کوچ کا وقت پہلے ہی خدا تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہو چکا تھا۔عام طور پر موصوف کو تصویر کا شوق نہیں رہتا۔لیکن اِس جلسہ کے موقعہ پر بڑی عمر کے لوگوں کو خود بلا رہے تھے کہ ”آپ سب کے ساتھ میری تصویر لے لیں۔“ اور بچے بڑے جو بھی موصوف کے ساتھ تصویر لینے کیلئے آ رہے تھے صبر کے ساتھ تصویر لینے کا موقعہ سب کو عنایت فرماتے رہے۔

حاضرینِ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے صاف الفاظ میں اور بار بار فرمایا کہ ”یہ میری آخری نصیحت ہے“۔ کہ نماز کی پابندی کریں۔آنحضرت صلعم کی سیرت اور احادیث کی روشنی میں نماز کی اہمیت بیان فرمائی ۔ جو پنجوقتہ نماز کے عادی نہیں ہیں وہ پنجوقتہ نماز کے عادی ہو جائیں۔اور جو پنجوقتہ نماز کے عادی ہیں وہ خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کرنے کی کوشش کریں اور جو خشوع وخضوع سے نماز پڑھ رہے ہیں وہ نمازِ تہجد کیلئے وقت نکالیں اور تہجد کی نماز باقاعدگی سے ادا کیا کریں۔تہجد کے برکات اور افضال کا بھی ذکر فرمایا۔انتہائی درد بھرے الفاظ میں فرمایا کہ اگر نماز نہیں تو کچھ نہیں۔ بہت ہی مؤثر انداز میں نماز کی پابندی کے بارہ میں خطاب فرمایا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

جاگ اے شرمسار! آدھی رات
اپنی بگڑی سنوار! آدھی رات
یہ گھڑی پھر نہ ہاتھ آئے گی
با خبر! ہوشیار! آدھی رات
وہ جو بستا ہے ذرہ ذرہ میں
کبھی اس کو پکار! آدھی رات
کھلتے کھلتے کھلے گا بابِ قبول
عرض کر بار بار! آدھی رات

نمازِ جنازہ: محترم موصوف کی وفات مورخہ 20/مارچ 2011 کو ایسے وقت میں ہوئی کہ جب مجلسِ شوریٰ بھارت میں شرکت کیلئے پورے ہندوستان سے جماعتِ احمدیہ کی اہم شخصیات جیسے امراء،صدور

صاحبان، انچارج مبلغین اور اہم عہدیدار قادیان میں جمع تھے۔ اور کچھ لوگ امن کانفرنس کیلئے بھی جمع ہو رہے تھے۔ اس طرح جماعتی مغز Cream کی حیثیت کے حامل مخلصین آپ کے جنازہ میں شامل ہوئے۔ اور قادیان کے دیگر اقوام کے برادران بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اور عجیب الٰہی تصرفات کے ساتھ صحابہؓ کے قطعہ میں آپ کو دفن ہونے کی عظیم الشان سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کا جنازہ یہ منظر پیش کر رہا تھا کہ

گھر سے لحد کچھ دور نہ تھی مگر
میرا جنازہ پہونچا کاندھا بدل بدل کر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے محترم موصوف کی ساری اولاد نیک اور اسلام احمدیت کے لئے قربانیاں پیش کرنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور قربانیوں میں برکت دے۔ اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

آنکھ سے دور سہی دل سے کہاں جائے گا
جانے والے تو ہمیں بہت یاد آئے گا

O.A. Nizamutheen Cell : 9994757172
V.A. Zafarullah Sait Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

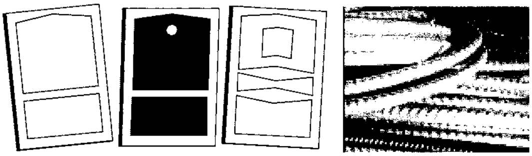

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex, #51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram, Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

Cell : 9943720000

National Mobiles

Accessories & Spares

9, Perumal Chetty Street, Pollachi - 642 001,

21/3, Krishna Samy Street, Pollachi - 642 001,

17/7, Karumathampatti, Somanur - 641 659,

479, Anupparpalalyam, Thirupur - 641 652.

TAMIL NADU

Laiq Ahmad Farooqi (Prop.)

FAROOQI ARTS

Cell : 9829405048
9814631206
O) 0141-4014043
R) 0141-2305668

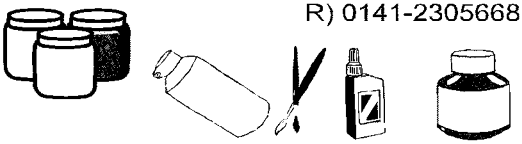

Lucky Enterprises

We Deals In : *Sticker Roll *Grinding Wheel *Belt, felt *Gun *China Books *Abrasive Stone *U. V. Glue *Cerium Oxide *Colours *Glass Cutter *All Glass Tools & Various Allied *Crystal Acid *Chemicals & Acids.

597, Jailal Munshi Ka Rasta, Chandpole Bazar, Jaipur-1,
E-mail : lucky08_dec@yahoo.com

فیس بُک

ارشاد عرشی ملک اسلام آباد
arshimalik50@hotmail.com

گو بظاہر ہے بہت دل کش منور فیس بُک
ہے مگر در اصل کیچڑ کا سمندر فیس بُک

دوستی یاری کے دکھلاتی ہے سب کو سبز باغ
اچھے اچھوں کو لئے پھرتی ہے در در فیس بُک

واسطے ہر غیر کے یہ کھول دیتی ہے کواڑ
ہر کسی کو گھر کے لے آتی ہے اندر فیس بُک

چوک میں یہ ہو کے عریاں بیٹھنے کا نام ہے
چھینتی ہے چار دیواری و چادر فیس بُک

عشق کے جنجال میں اکثر پھنسا دیتی ہے یہ
اور کر دیتی ہے پھرآپے سے باہر فیس بُک

ابتدا میں تو نظر آتا ہے لذت کا جہاں
بعد ازاں کانٹوں کا بن جاتی ہے بستر فیس بُک

آج انٹرنیٹ بھی اِک ہتھیار ہے شیطان کا
اور اسکا ساتھ دیتی ہے برابر فیس بُک

جس نے بھی چکھا اسے وہ مست و بے خود ہو گیا
ہے شرابِ تُند کا گویا کہ ساغر فیس بُک

آج کاؤنٹ فیس بُک کا ایک فیشن بن گیا
مرد وزن کے شوق کا گویا ہے محور فیس بُک

سادہ لوحوں کابہت نقصان کر دیتی ہے یہ
پر خسارے کی تلافی سے ہے قاصر فیس بُک

نسلِ نو کی عقل و دانش کس لئے چندھیا گئی
جھوٹے نقلی موتیوں کا ایک زیور فیس بُک

حُکم ہے عرشی امامِ وقت کا اس سے بچیں
کر چکی برباد کتنے گھر ستم گر فیس بُک

ہم ہیں مہدی کی جماعت شان ہے اپنی جدا
حیف گر ہم کو بنا لے اپنا خوگر فیس بُک

☆☆☆

Ph.: 2769809
MBC Mustafa BOOK COMPANY
(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)
Fort Road, Kannur - 1

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim
Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here
Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

پریس ریلیز

عالمگیر احمدیہ مسلم جماعت کا پودا اب 200 ممالک میں، قرآن مجید کی اشاعت دنیا کی 70 زبانوں میں ہو چکی ہے

4 لاکھ 80 ہزار سے زائد سعید روحیں امسال احمدیہ مسلم جماعت میں شامل

عالمگیر احمدیہ مسلم جماعت باوجود ملاؤں کی مخالفت اور بہیمانہ سلوک کے بفضل تعالیٰ ساری دنیا میں روز افزوں ترقی پذیر ہے۔ امسال ساری دنیا کے 124 ممالک کی 352 قوموں سے 480 ہزار سے زائد سعید روحوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ یہ بات احمدیہ مسلم جماعت کے عالمگیر روحانی خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے برطانیہ میں 45ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمائی۔ آپ نے جلسہ سالانہ برطانیہ میں اپنے خطابات میں بتایا کہ آج کل ساری دنیا میں عموماً اور پاکستان و انڈونیشیا میں خصوصاً احمدیوں پر الزام لگایا جاتا ہے کہ احمدی حضرت مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتے۔ احمدیت کو مٹانے کیلئے ساری دنیا میں ملاں کوشاں ہیں۔ مگر سب کی مخالفت کے باوجود احمدیت روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مسلم جماعت آج دنیا کے 200 ممالک میں قائم ہو چکی ہے اس سال دو نئے ملک چلی اور بارباڈوس میں احمدیت قائم ہوئی ہے امسال احمدیہ جماعت کی طرف سے ساری دنیا میں قرآن مجید کی تعلیمات کو عام کرنیکے 2059 نمائش اور 5096 بک سٹال لگائے گئے۔ احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے 70 سے زائد زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم دنیا کی مختلف زبانوں میں کئے گئے ہیں۔

احمدیہ مسلم جماعت کے ادارہ Humanity First کے تحت دنیا کے مختلف ممالک میں خدمت خلق کے کام چل رہے ہیں۔ خصوصاً جاپان میں آئی سونامی کے موقع پر اس ادارہ نے بہت کام کیا ہے۔

امسال جماعت احمدیہ کو 419 مساجد خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کی توفیق ملی اس میں 121 نئی مساجد ہیں جبکہ 289 مساجد بنی بنائی جماعت کو ملیں۔ دوران سال 121 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا اور تعداد 102 ممالک میں 2325 ہو چکی ہے۔ اس سال 61 ممالک میں 539 مختلف کتب پمفلٹ دنیا کی 38 زبانوں میں 760844 کی تعداد میں شائع ہوا۔ امسال احمدیہ جماعت کی طرف سے ساری دنیا میں قرآن مجید کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے 2059 نمائشیں اور 5096 بک سٹال لگائے گئے۔

امام جماعت احمدیہ عالمگیر نے اپنے خطاب میں دنیا کے مختلف ممالک میں چلنے والے احمدیہ پرنٹنگ پریس، اسکولوں، کالجوں، اور ہسپتالوں کا ذکر فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ افریقن ممالک میں ہمارے اسکول اور کالج انسانیت کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں بلکہ بعض ممالک میں وہاں کے صدر اور وزراء تک ہمارے اسکولوں سے نکلے ہوئے ہیں اسی طرح افریقہ کے کئی ممالک میں جماعت احمدیہ کے ریڈیو اسٹیشن دن رات تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں آپ نے بتایا کہ کوئی دن ایسا نہیں آتا کہ عرب ممالک کی طرف سے کوئی بیعت کا خط موصول نہ ہوتا ہو۔ خدا تعالیٰ نے تائید و نصرت کی ہوا چلا دی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے جلسہ سالانہ میں شاملین کو تقویٰ ترقی اور زہد و طہارت سے زندگی گزارنے کی نصیحت فرمائی۔ آپ نے اپنے اختتامی خطاب میں سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت کی حقیقت پر قرآن کریم اور حضرت بانی جماعت احمدیہ کی تحریرات کی رو سے بصیرت افروز روشنی ڈالتے ہوئے عامۃ المسلمین کو نصیحت فرمائی کہ وہ نام نہاد علماء کے پیچھے چل کر اپنی دنیا و عاقبت خراب نہ کریں اور عالم اسلام کے موجودہ حالات

اور مختلف عذاب جو وقتاً فوقتاً آتے چلے جا رہے ہیں۔ ان کے پیش نظر خدا تعالیٰ سے ڈریں اور تقویٰ کے ساتھ دعائیں کریں تا کہ انہیں ہدایت نصیب ہو اور امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہچاننے کی توفیق ملے۔

یاد رہے کہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں 93 ممالک کے 29300 ہزار افراد شریک ہوئے۔ اس جلسہ کو براہ راست مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعہ نشر کیا گیا اور ساری دنیا میں دیکھا اور سنا گیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کا یہ خطاب دنیا کی مختلف بڑی زبانوں میں رواں ترجمہ کیا گیا۔ اس جلسہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں بھارت سمیت تمام ملکوں کے جھنڈوں کو عزت و احترام سے لہرایا جاتا ہے اوہ یہ جلسہ عالمی اتحاد، یکجہتی کا روح پرور نظارہ پیش کرتا ہے۔

☆☆☆

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ
مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ
وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

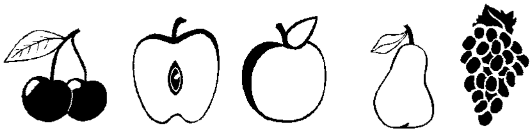

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9419049823, 9906722264

Anas Ahmad Soleja (Prop.)

Smart Foot Wear

WHOLESALE DEALER
All kinds of fancy foot wear

Parveen Palace,
Near Ramleela Ground
Sitapur Road, Lucknow, U.P.
Cell : 9336337356, 9935466400, 9670707074

Cell : 09886083030

زبیر احمد شحنہ

الیس اللہ بکاف عبدہ

ZUBER

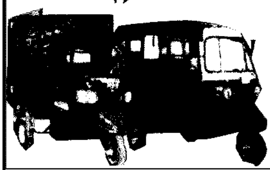

Engineering Works
Body Building All Types of
Welding and Grill Works
HK Road - YADGIR-585201
Dist. Gulbarga - Karnataka

Shop: 0497 2712433
: 0497 2711433
Mob. : 9847146526

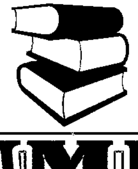

JUMBO
B O O K S
(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)

FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

ہفت روزہ نئی دنیا میں کذب و افتراء پر مبنی تحقیقاتی رپورٹ کی تردید

نئی دہلی سے شائع ہونے والے ہفت روزہ ''نئی دنیا'' نے اپنی اشاعت مورخہ 18 تا 24 جولائی کے صفحہ 3 پر ایک تحقیقاتی رپورٹ احمدیہ مسلم جماعت کے خلاف شائع کی ہے۔

اس مضمون کی تردید میں جماعت احمدیہ واضح رنگ میں اعلان کرتی ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت خالصتاً ایک مذہبی جماعت ہے اس کا کوئی تعلق سنگھ پریوار یا اس سے متعلق سیاسی و مذہبی پارٹیوں سے نہیں ہے۔ نئی دنیا نے یہ مضمون جماعت احمدیہ اور اس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے خلاف اشتعال پیدا کرنے کے لئے شائع کیا ہے۔ اس مضمون کے سلسلہ میں ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ خالصتاً مذہبی جماعت ہے اور ہمیشہ بنی نوع انسان اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہمہ وقت صف اول میں رہتے ہوئے آواز اُٹھاتی ہے۔ جبکہ ہمارے مخالف غیر احمدی مسلمان ہمیں کافر اور دشمن وغیرہ قرار دیتے رہتے ہیں اور کوئی موقع ہمیں نقصان پہنچانے کا جانے نہیں دیتے۔

جماعت احمدیہ کے اسٹیج پر ہر مکتبہ فکر اور ہر قسم کے مذہبی اور سیاسی رہنماء آتے ہیں اور جماعتی اصولوں کی سراہنا کرتے ہیں۔ یہ طریق ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا سکھایا ہے۔ آپ نے نجران کے عیسائیوں کے ساتھ مسجد نبوی میں نہ صرف تبادلۂ خیالات فرمایا بلکہ اُن کو اپنے طریق کے مطابق مسجد نبوی میں عبادت بجالانے کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔ اور وہ لوگ اپنے خیال کے مطابق عبادت بجالائے۔ اسی سنت نبوی کے مطابق اگر کوئی اظہار خیال کا موقع دئے جانے سے یہ نتیجہ اخذ کرے کہ احمدیہ مسلم جماعت کی پشت پر مسلمانوں، عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں کا ہاتھ ہے تو اسکی جہالت، حماقت اور عقلی دیوالیہ پن پر کیا کہیئے گا؟ الغرض خالص اسلامی روادارانہ اصولوں کو آپس کی ملی بھگت قرار دینا محض سازشی اور شرانگیز ذہنوں کی ہی سوچ ہوسکتی ہے۔

اس تناظر میں ہر تعلیم یافتہ اور صاحب ضمیر مسلمان اخبار مذکورہ کی اس گھنونی سوچ اور اس فعل کی مذمت کرے گا۔ احمدیہ مسلم جماعت دنیا کی قریباً 100 زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کر کے اسلام کی حسین پُر امن تعلیمات کو حضرت محمد ﷺ کے بتائے ہوئے طریق پر دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ اور اسلام کی جس غلط تصویر کو ملاؤں نے دنیا میں پھیلا رکھا ہے جس کے نتیجہ میں اسلام پر شکوک وشبہات پیدا کئے جارہے ہیں اُسے دور کرنے کیلئے احمدیہ مسلم جماعت ہر وقت کوشاں ہے۔

رہی بات جھنجھولی ہریانہ کی تو واضح ہو کہ مسلم راشٹریہ منچ کے سالانہ تربیتی کیمپ میں کوئی فردِ جماعت شریک نہیں ہوا۔ یہ تحقیقاتی رپورٹ کے نام پر بدترین غلط بیانی اور دروغ گوئی ہے۔ نئی دنیا کے مذکورہ بالا مضمون میں احمدیہ مسلم جماعت کے بارے میں جو کچھ شائع کیا گیا ہے احمدیہ مسلم جماعت اُس کی پرزور مذمت کرتی ہے۔

(شیخ مجاہد احمد شاستری پریس سیکریٹری احمدیہ مسلم جماعت بھارت)

مسلمانوں کی شناخت کے دو کھلے معیار

(محمد امین اظہار، ہاری پاری گام (ترال) کشمیر)

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں جابجا مسلمانوں کو یہ تاکید کی ہے کہ وہ نمازوں کو قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔اس بارے میں زبردست تواتر کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشادات نازل فرمائے ہیں۔حقیقت یہی ہے کہ مسلمانوں کی شناخت کے یہی دو کھلے کھلے معیار ہیں بلکہ ان ہی سے مسلمانوں کی عملی اور سماجی شناخت ہو جاتی ہے۔

خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم انہیں رزق دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو تیری طرف اُتارا گیا اور اس پر بھی جو تجھ سے پہلے اُتارا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر قائم ہیں اور یہی ہیں وہ جو فلاح پانے والے ہیں۔(بقرہ:4-6) ان آیات میں ان لوگوں کی وضاحت کی گئی ہے جو ہدایت پر قائم ہیں۔

خدا تعالیٰ کا ایک اور ارشاد یوں ہے: وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور اس میں سے ہی جو ہم نے اُن کو عطا کیا ہے وہ خرچ کرتے ہیں یہی ہیں جو (کھرے اور) سچے مومن ہیں۔ان کے لئے ان کے ربّ کے حضور بڑے درجات ہیں اور مغفرت ہے اور بہت عزت والا رزق بھی۔(انفال:4-5) ان آیات میں خدا تعالیٰ نے واضح طور پر نماز قائم کرنے والوں کو اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے مال و دولت کو خدا تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے والوں کو مومن ہی نہیں بلکہ سچے مومن بتایا ہے۔اب سچے مومن کی اس خُدائی تعریف (definition) کو ہمیشہ کے لئے اپنے ذہن میں محفوظ رکھیں۔اس کے مقابل پر اس وقت کے نام نہاد عالموں کی باتوں کی کوئی اہمیت نہیں۔

پیغمبر اسلام آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مشہور حدیث یوں ہے: اسلام کی بنیاد ان پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سِوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔(متفق علیہ، بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الایمان)

آپ نے یہ بھی فرمایا: جس نے ہماری نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف رُخ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا یہی شخص مسلمان ہے جس کے لئے اللہ اور اس کا رسول ذمہ دار ضامن ہیں۔لہذا اس کے ذمہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے عہد شکنی نہ کرو۔(بخاری بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الایمان)

اپنے ان حکیمانہ اقوال اور ارشادات میں پیغمبر اسلام آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے کھلے الفاظ میں اسلام کی تعریف (definition) بیان فرمائی ہے اور ساتھ ہی مسلمانوں کی تعریف بھی۔یہی سند ہے، یہی سند ہے۔اسکے مقابل پر کسی کی بات کی اہمیت ہی کیا ہے۔بالکل کچھ نہیں۔

قرآن شریف میں تاکید کی گئی ہے: جو اس رسول کی پیروی کرے تو اس نے اللہ کی پیروی کی۔(النساء:81)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔(النساء:4)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کئے جاؤ۔(آل عمران:133)

پس واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات یہی ایک مسلمان کے لئے سند ہیں۔خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں بہت سی آیتوں میں نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کے احکامات مذکور ہیں جن میں سے چند ایک یوں ہیں:

یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔ہدایت اور رحمت ہیں حسنِ عمل کرنے والوں کے لئے وہ لوگ جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر بھی ضرور یقین رکھتے ہیں۔یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے ربّ کی طرف

سے ہدایت پر (قائم) ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ (لقمان:3-6)

یہ قرآن کی اور ایک روشن کتاب کی آیات ہیں۔ مومنوں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہیں۔ وہ جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ جو آخرت پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ (نمل:2-4)

اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (نور:57)

یقیناً تمہارا دوست اللہ ہی ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (خدا کے حضور) جھکے رہنے والے ہیں۔ (مائدہ:56)

یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور انہوں نے نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ دی، اُن کے لئے ان کا اجران کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔ (بقرہ:278)

اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جو بھلائی بھی تم خود اپنی خاطر آگے بھیجتے ہو اسے تم اللہ کے حضور موجود پاؤ گے۔ یقیناً اللہ اس پر نگاہ رکھے ہوئے ہے جو تم کرتے ہو۔ (بقرہ:111)

نماز مسلمانوں کا طریقہ عبادت ہے اور زکوٰۃ سے مُراد ہے اپنے مال و دولت میں سے ایک مقررہ شرح کے حساب سے ایک حصہ خدا تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا۔ جس طرح سے نماز ایک مسلمان پر فرض ہے اسی طرح سے زکوٰۃ بھی فرض ہے۔ سچا مسلمان وہی ہے جو ان دونوں کی فرضیت کو ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھ کر اپنی زندگی بسر کرے تا کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی کو پالے۔

نماز بھی اسلام کا بنیادی رکن ہے اور زکوٰۃ بھی اسی کا بنیادی رکن ہے۔ جب بنیاد مضبوط ہو تو عمارت بھی مضبوط رہ سکتی ہے۔ جو شخص اسلام کے ان بنیادی ارکان پر مضبوطی سے کاربند ہو وہی سچا مسلمان ہو سکتا ہے۔

زکوٰۃ انفاق فی سبیل اللہ میں فرض اور ایک لازمی امر ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے بھی ایک مسلمان کو یہ تاکید کی گئی ہے کہ وہ محض خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے مال و دولت کو خدا کے راستے میں خرچ کرے۔ اسے صدقات یا خیرات کا نام دیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں ایسے ارشادات میں سے چند ایک یوں ہیں:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جو کچھ تم کماتے ہو اس میں سے اور اس میں سے بھی جو ہم نے تمہارے لئے زمین میں سے نکالا ہے پاکیزہ چیزیں خرچ کرو۔ اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے وقت اس میں سے ایسی ناپاک چیز کا قصد نہ کیا کرو کہ تم اسے ہرگز قبول کرنے والے نہ ہو۔ (بقرہ:268)

وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اُس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے، اُن کا اجران کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔ (بقرہ:263)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے پیشتر اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی تجارت ہوگی اور نہ کوئی دوستی اور نہ کوئی شفاعت۔ (البقرہ:255)

اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو تو وہ تمہارے اپنے ہی فائدہ میں ہے جبکہ تم اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے سِوا (کبھی) خرچ نہیں کرتے۔ اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو وہ تمہیں بھرپور واپس کر دیا جائے گا اور ہرگز تم سے کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔ (بقرہ:273)

یہ (خرچ) ان ضرورتمندوں کی خاطر ہے جو خدا کی راہ میں محصور کر دئے گئے (اور) وہ زمین میں چلنے پھرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ایک لاعلم (ان کے) سوال سے بچنے (کی عادت) کی وجہ سے انہیں متمول سمجھتا ہے۔ (لیکن) تو اُن کے آثار سے ان کو پہچانتا ہے۔ وہ پیچھے پڑ کر لوگوں سے نہیں مانگتے۔ اور جو کچھ بھی تم مال میں سے خرچ کرو تو اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔ (بقرہ:274)

وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی، چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی، تو ان کے لئے ان کا اجران کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔ (بقرہ:275)

تم ہرگز نیکی کو نہیں پا سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب

جانتا ہے۔(آل عمران:93)

اپنے مال کو خدا کے راستے میں خرچ کرنے کی اہمیت ان ارشادات سے کھل کر واضح ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ اسکو نیکی حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیتا ہے اور اس پر انسان کو اپنے اجر وثواب سے نوازتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ اس خرچ پر انسان کو سات سو گنا زیادہ بلکہ اس سے بھی بڑھکر اجر وثواب سے نوازتا ہے۔ یعنی اگر ہم ایک سو روپے خدا کے راستے میں خرچ کریں تو ہم کو ستر ہزار روپے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اجر وثواب سے نوازتا ہے۔ اب اگر ہم ایک ہزار روپے اس راہ میں خرچ کریں تو اسکا اجر وثواب سات لاکھ روپے کے برابر بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ وعلی ہذا القیاس۔ چنانچہ قرآن شریف میں اس بارے میں ارشاد یوں ہے: ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اُگاتا ہو۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں۔ اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔(بقرہ:262)

قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کا ایک ارشاد یوں ہے: تم اگر صدقات کو ظاہر کرو تو یہ بھی عمدہ بات ہے اور اگر تم انہیں چھپاؤ اور انہیں حاجت مندوں کو دو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور وہ (اللہ) تمہاری بہت سی برائیاں تم سے دور کر دے گا۔ اور اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔(بقرہ:272)

تو میرے ان بندوں سے کہہ دے جو ایمان لائے ہیں کہ وہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے اُنہیں عطا کیا ہے اس میں سے مخفی طور پر بھی اور علانیہ طور پر بھی خرچ کریں پیشتر اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی اور نہ کوئی دوستی (کام آئے گی)۔(ابراہیم:32)

نیز یہ بھی فرمایا: وہ لوگ جو کتاب اللہ پڑھتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے ان کو عطا کیا ہے پوشیدہ بھی خرچ کرتے ہیں اور اعلانیہ بھی، وہ ایسی تجارت کی اُمید لگائے ہوئے ہیں جو کبھی تباہ نہیں ہوگی۔(فاطر:3)

پھر یہ بھی کہ یہ صدقات اور خیرات کن کن چیزوں پر خرچ کئے جائیں۔ اس بارے میں خدا تعالیٰ کا ارشاد یوں ہے: صدقات تو محض محتاجوں اور مسکینوں اور اُن (صدقات) کا انتظام کرنے والوں اور جن کی تالیف قلب کی جارہی ہو اور گردنوں کو آزاد کرانے اور چٹی میں مبتلا لوگوں اور اللہ کی راہ میں عمومی خرچ کرنے اور مسافروں کے لئے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک فرض ہے اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔(توبہ:6)

نماز چونکہ مسلمانوں کی شناخت کا ایک معیار ہے اس لئے اس کی تاکید کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے ارشادات میں سے چند ایک یوں ہیں: اور یہ (کہہ دے) کہ نماز قائم کرو اور اسکا تقویٰ اختیار کرو۔(انعام:73)

اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔(طٰہٰ:133)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والے کے ساتھ ہے۔(بقرہ:154)

اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سِوا سب پر بوجھل ہے۔(بقرہ:46)

اور نماز کو قائم کر۔ یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر یقیناً سب (ذکروں) سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔(عنکبوت:46)

انفاق فی سبیل اللہ مسلمانوں کی شناخت کا عملی معیار ہے۔ مسلمان محض رضائے باری تعالیٰ کی خاطر ہی اپنے مال و دولت کو خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ مسلمان کے لئے اس کی اہمیت خدا نے خود ہی ظاہر فرمائی ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں ارشاد الٰہی یوں ہے: اور خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں دیا ہے۔ پیشتر اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو وہ کہے اے میرے ربّ! کاش تو نے مجھے تھوڑی سی مدت تک مہلت دی ہوتی تو میں ضرور صدقات دیتا اور نیکوکاروں میں سے ہو جاتا۔(منافقون:11)

خدا تعالیٰ نماز قائم کرنے والوں اور زکوٰۃ دینے والوں کے بارے میں یہ بھی فرماتا ہے: یقیناً مومن کامیاب ہو گئے۔ وہ جو اپنی نماز میں عاجزہ کرنے والے ہیں اور وہ جو لغو سے اعتراض کرنے والے ہیں اور وہ جو زکوٰۃ کا حق ادا کرنے والے ہیں اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔(مومنون:2-6)

اللہ تعالیٰ نے یہ تاکید بھی کی ہے کہ نماز قائم کرنے والے اور زکوٰۃ دینے والے مسلمانوں کے دینی بھائی ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ یوں ہے: پس اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں اور ہم ایسے لوگوں کی خاطر نشانات کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔ (توبہ:11)

تشریح: یہ آیت مشرکین کے بارے میں ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ نے واضح طور پر بیان فرمایا کہ اگر مشرک لوگ توبہ کرلیں اور اسلام میں داخل ہوجائیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ دین میں مومنوں کے بھائی ہیں۔ یعنی مسلمان ہو کر نماز پڑھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے دین میں مومنوں کے بھائی ہیں۔ زمانے کی ستم ظریفی دیکھ لیجئے! کہ پندرھویں صدی ہجری کے نام نہاد مسلمان عالموں کو یہ چیز منظور نہیں ہے۔ اسی لئے انہوں نے احمدی جماعت سے وابستہ مسلمانوں کو اپنا دینی بھائی نہیں سمجھا۔ فرمودات قرآن کے اوپر ان کی اپنی عقلی باتیں حاکم بن بیٹھی ہیں۔ جو چیز اُن کو قبول ہو، وہی ان کا دین ہے۔ ان کی سوچ فرمودات قرآن کے تابع نہیں۔

☆☆☆

اعلانِ دُعا

خاکسار کے والد مکرم جلال الدین صاحب ڈار ابن مکرم خواجہ عبدالرحمان صاحب ڈار صحابیؓ مورخہ 29 جولائی کو چند دن کی علالت کے بعد وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔موصوف صوم وصلوٰۃ وتہجد کے پابند اور دُعا گو انسان تھے۔ مہمان نواز اور ملنسار تھے۔ قادیان دارالامان سے حد درجہ محبت تھی اور ہر سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان جایا کرتے تھے اور مقاماتِ مقدسہ میں دُعا کی سعادت پاتے تھے۔ لنگر خانہ کی روٹی کے تبرک کو اس قدر عزت دیتے تھے کہ قادیان پہنچنے پر سب سے پہلے لنگر خانہ سے روٹی کا ٹکڑا حاصل کر کے مہنہ میں ڈالتے تھے۔ موصوف کی ایک بیوہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں تمام اولاد شادی شدہ اور اللہ کے فضل سے خوشحال ہے۔ قارئین مشکوٰۃ سے موصوف کی مغفرت اور درجاتِ عالیہ عطا ہونے کے لئے عاجزانہ درخواستِ دُعا ہے۔

(معراج دین ڈار۔ آسنور کشمیر)

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔"
(کلام امام الزمان)

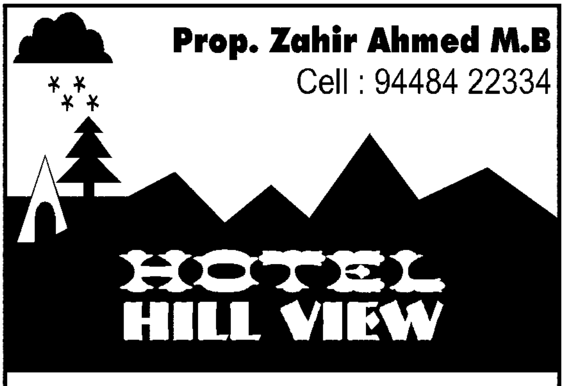

Hill Road, Madikari - 571201
Ph.: (08272) 223808, 221067
e-mail : hillviewcoorg@yahoo.com
Web : www.hotelhillviewcoorg.com

ملکی رپورٹیں

آسنور:- مورخہ 9-10 /جولائی مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ زون A کشمیر کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا جس میں آسنور کی مجلس کے 28 خدام و اطفال نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو یہ اعزاز مبارک کرے۔ آمین۔ دورانِ ماہ شعبہ اشاعت کی جانب سے 20 نئے خریداران مشکوٰۃ بنائے گئے۔ (غلام علی نائیک قائد مجلس)

طاہر آباد:- مورخہ 12/جون کو مجلس خدام الاحمدیہ طاہر آباد کے زیر اہتمام ایک روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی مبارک احمد صاحب شیخ، مولوی مظفر احمد صاحب وشاہد۔ مکرم مولوی فاروق احمد صاحب ناصر اور مکرم مولوی سید ناصر احمد صاحب ندیم نے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔ خاکسار نے شکریہ احباب ادا کیا۔ آخر پر صدر اجلاس مکرم زونل امیر صاحب زون اننت ناگ کولگام نے دعا کروائی۔ (جاوید احمد شاہد قائد مجلس)

کرڈاپلی:- یکم جولائی تا 7/جولائی بعد نماز مغرب ہفتہ قرآن کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ جس میں مکرم محمد کفایت صاحب مکرم محمد یونس صاحب، مکرم شیخ امام صاحب، مکرم شیخ مبشر صاحب اور مکرم انور احمد خان صاحب نے تقاریر کیں۔ اختتامی پروگرام میں مکرم عبداللہ اسلم صاحب، مکرم شیخ مشیر الدین صاحب مکرم عبدالعظیم صاحب اور میر عبدالحفیظ صاحب مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں آخر پر مکرم شیخ عبدالحلیم صاحب امیر جماعت کرڈاپلی نے خطاب اور دُعا کرائی۔ (شیخ منعیم معتمد مجلس)

موسیٰ بنی:- مورخہ 14/جولائی ٹھیک 10 بجے جماعت موسیٰ بنی میں ایک پریس کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں 6 اخباری نمائندوں اور 2 ٹی.وی. چینل کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس طرح جماعت کے پیغام کی اچھی تشہیر ہوئی اور لگ بھگ 6 لاکھ لوگوں تک جماعت کا پیغام پہنچایا گیا۔

آدرش وانی، دینک جاگرن، دینک باسکر، نواسین میل جیسے اخبار اور G.T.N اور News11 نے جماعتی پیغام کی تشہیر کی۔ (شیخ فارق زونل امیر)

بلاری کرناٹک:- مورخہ 24/جون کو جماعت احمدیہ بلاری کرناٹک میں مکرم محمد غوث صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ و ماہانہ تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ جسمیں مکرم ایم مقبول احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے سیرت رسول پر روشنی ڈالی اس جلسہ کی کل حاضری 12 افراد پر مشتمل تھی۔ (حاجی فیروز پاشا سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

سالانہ رپورٹ بھاگلپور زون بہار:- 13 خدام نے سالانہ اجتماع بھارت میں شرکت کی۔ تجنید و بجٹ فارم پر کر کے مرکز بھجوائے۔ جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر 5 خدام نے ڈیوٹیاں دی۔ %80 ممبری چندہ وصول کر کے مرکز کو بھجوایا۔ 4 خدام نے وصیت کی۔ 1000 لیف لیٹ خدام نے تقسیم کئے۔ 15 وقار عمل کئے۔ 2 مثالی وقار عمل 3 جولائی کو خانپور ملکی میں زونل اجتماع منعقد کیا۔

3 جولائی کو بھاگلپور زونل میں زونل اجتماع منعقد کیا۔ جس میں شاملین کی کل حاضری 110 تھی۔ پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ اس میں مکرم اظہر احمد صاحب خادم اور مکرم تسنیم احمد صاحب بٹ مرکزی نمائندگان نے شرکت کی۔ خدام و اطفال کے درمیان مختلف علمی ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔ اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ (مبین اختر)

شمالی کرناٹک:- مورخہ 5-4 جون 2011ء جماعت احمدیہ یادگیر میں مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ شمالی کرناٹک کا 8 واں سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا۔ اس اجتماع میں مکرم سی. شمیم احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و مکرم غلام عاصم الدین صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بطور مرکزی نمائندے شریک ہوئے۔

اختتامی تقریب مکرم محمد اسد اللہ سلطان صاحب غوری زونل امیر کرناٹک کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر مہمان خصوصی جناب شری چنا ریڈی صاحب ہندو لیڈر بھی تشریف فرما تھا۔ اس موقعہ پر تلاوت و نظم کے بعد عہد دہرایا گیا مکرم عاصم الدین صاحب نے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ مکرم سی. شمیم احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی تقریر ہوئی۔ اور اسکے بعد مکرم محمد ذکریا صاحب امیر یادگیر نے خطاب فرمایا۔

علمی مقابلہ جات: خدام و اطفال کے دومیان مقابلہ حسن قرأت، نظم خوانی،

مقابلہ تقاریر، مقابلہ کوئز، پیغام رسانی جیسے علمی پروگرام کرائے گئے۔ اور ورزشی مقابلہ جات میں شاٹ پٹ، مقابلہ دوڑ 100M، رسہ کشی، کبڈی، والی بال کے میچیز کرائے گئے۔

5/جون کو بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت محترم سید اللہ صاحب سلطان غوری کی زیر صدارت اختتامی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس دوران جماعتی عہدیداران کے علاوہ شری مولالی صاحب ایشور، شری ناگرتما ایشور، شری ناگن گوڑا، شری سرینواس ریڈی اور شری تنور چنا ریڈ غیر از جماعت مہمانان بھی شریک ہوئے۔ اس اجتماع میں کل 30 مجالس کے 550 خدام واطفال نے شرکت کی۔

تربیتی اجلاس: مورخہ 4/جون کو مکرم ذکریا صاحب امیر جماعت یادگیر کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ جسمیں مکرم فضل حق خان سرکل انچارج نے پابندی نماز باجماعت اور اخلاق فاضلہ پر تقریر کی۔ آخر پر دُعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (زونل قائد)

حیدرآباد:- مورخہ 14/جولائی تا 22/جولائی ہفتہ قرآن کریم کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ (نعیم الدین)

شورت:- مورخہ 23 تا 30/جولائی ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا جس میں حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں قرآن کریم کی عظمت، اہمیت فضیلت، برکات اور تلاوت کے تعلق سے دروس کا انتظام کیا گیا۔ خاکسار نے چھ روز درس دیا اور ساتھ میں روز بعد نماز مغرب جلسہ رکھا گیا جو مکرم ماسٹر عبدالغنی ڈار صدر جماعت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم ماسٹر نذیر احمد عادل اور مکرم ماسٹر محمد عبد اللہ آہنگر نے تقاریر کیں۔ (ظہور احمد خان، مبلغ سلسلہ)

سرکل نظام آباد، آندھرا پردیش:- مورخہ 8/تا 14/جولائی ہفتہ قرآن منعقد کیا گیا۔ خاکسار، مکرم محمد طلحہ، مکرم محمد عرفان، مکرم ارشد اللہ، مکرم مسیح اللہ، عزیز صباح الدین، مکرم غلام احمد صاحب نے مختلف موضوعات پر پورے ہفتے منعقد ہونے والے جلسوں میں روشنی ڈالی۔ ان جلسوں کی صدارت ذی اثر عہدیداران نے کی۔ (ایچ. ناصر الدین مبلغ سلسلہ)

چندا پور:- مورخہ 7 تا 13/جولائی ہفتہ قرآن کریم منعقد ہوا۔ سات اجلاس منعقد ہوئے جن میں مکرم شرکت صاحب خاکسار، مکرم عطاء اللہ صاحب مکرم ناظر احمد صاحب مکرم مظفر صاحب کو مختلف موضوعات پر روشنی ڈالنے کی سعادت ملی۔
(وزیر احمد معلم سلسلہ)

ہماچل پردیش:- مورخہ 25 تا 31/جولائی تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا۔ جس میں 83 اطفال و ناصرات نے شرکت کی۔ بچوں کی تربیت کے لئے معلمین کرام نے مختلف ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ مورخہ 31 جولائی کو اختتامی پروگرام بھی رکھا گیا۔ جس میں 350 افراد نے شرکت کی۔ مرکز قادیان سے مکرم تنویر احمد خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد نے بھی شرکت کی۔ موصوف کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں بچوں نے نظمیں پڑھیں۔ ایک کوئز پروگرام ہوا۔ خاکسار نے تقریر کی اور صدارتی خطاب کے بعد انعامات تقسیم ہوئے۔ (نذیر احمد مبشر مبلغ انچارج ہماچل)

بنگلور: مورخہ 11 جولائی تا 17 جولائی ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد عمل میں آیا۔ ہر روز ایک جلسہ منعقد ہوا۔ ان جلسوں کی صدارت محترم امیر صاحب بنگلور اور مکرم مولوی محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ نے سرانجام دی۔ ہر روز قرآن کریم کے فضائل و برکات پر مقررین نے روشنی ڈالی۔ مکرم عظمت اللہ صاحب قریشی، مکرم عبدالحکیم صاحب، مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب، مکرم ناصر صاحب، عزیز احتشام احمد، مکرم سیف رضا موسیٰ صاحب اور خاکسار کو ان بابرکت اجلاسات میں تقاریر کرنے کا موقعہ ملا۔ اس دوران ایک طفل عزیز عرفان احمد ابن مصدق احمد کی تقریب آمین بھی منعقد ہوئی جس میں ایک صد سے زائد افراد نے شرکت کی۔ (طارق احمد مبلغ سلسلہ)

کشمیر زون A: مورخہ 9 اور 10 جولائی کو زونل اجتماع منعقد ہوا۔ مکرم رفیق احمد صاحب بیگ مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے اجتماع میں شرکت کی۔ موصوف کی ہی صدارت میں افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ اجتماع میں زون پلوامہ اور اننت ناگ کے امراء اور مکرم سفیر احمد صاحب بھٹی مبلغ انچارج سرینگر نے بھی شرکت کی۔ مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ اجتماع میں مختلف تربیتی پروگرام ہوئے۔ جن میں خدام واطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

اختتامی تقریب میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کے مابین انعامات تقسیم ہوئے۔دونوں دن موسم خوشگوار رہا اور اللہ کے فضل سے اجتماع کے تمام پروگرام بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئے۔(فاروق احمد لون انچارج رپورٹنگ)

کشمیر زون B: مورخہ 16 اور 17 جولائی کو زونل سالانہ اجتماع چیک ڈیسینڈ میں منعقد ہوا۔اس اجتماع میں مکرم رفیق احمد بیگ مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کی۔زونل امیر زون اننت ناگ مکرم بشارت احمد ڈار صاحب کی صدارت میں افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں دیگر پروگراموں کے علاوہ سالانہ رپورٹ بھی پیش ہوئی۔دونوں دن مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے جن میں خدام واطفال نے ذوق وشوق کے ساتھ حصہ لیا۔ایک خصوصی پروگرام بھی کرایا گیا جس میں مختلف میدان کے experts نے اپنے اپنے فیلڈ کے بارے میں جانکاری دی۔ایک مجلس مذاکرہ بھی منعقد ہوئی جس میں علماء نے مختلف موضوعات پر احسن رنگ میں روشنی ڈالی۔ان دونوں پروگراموں میں پینل میں شامل شرکاء نے سامعین کے سوالات کے جوابات بھی دئے۔اختتامی تقریب میں مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال کے مابین انعامات بھی تقسیم ہوئے۔(محمد افضل بٹ، زونل قائد)

شولا پور، مہاراشٹر: مورخہ 7 اگست کو ایک تبلیغی جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا جس میں 22 غیر احمدی زیر تبلیغ افراد نے شرکت کی۔روزہ افطار کرنے کے بعد جلسہ شروع ہوا۔رمضان المبارک کی فضیلت اور امام مہدی کے بارے میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے بارے میں تقاریر ہوئیں۔سوالات کے جوابات بھی دئے گئے۔(فضل رحیم خان، سرکل انچارج)

تھلک، کرناٹک : سرکل تھلک کی درج ذیل جماعتوں میں ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔

بنکل، ننڈی بیورا، کاگنور، ہیرے کوپی، تولّی، ھبال، کوگنور، رائن ھلی۔تمام جماعتوں میں قرآن مجید کی فضیلت و برکات بیان کرنے کے لئے جلسے بھی منعقد ہوئے۔تمام پروگرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وخوبی انجام پائے۔(شیخ برہان، سرکل انچارج)

تقریب آمین

مورخہ 4 جولائی کو سکندرآباد میں محترم عبداللہ بدر صاحب امیر سکندرآباد کی صدارت میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔اس موقعہ پر مکرم مولوی مصلح الدین سعدی مبلغ انچارج، مکرم مولوی سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ اور دیگر معزز شخصیات بھی موجود تھیں۔اس خوشی کے موقعہ پر مکرم طاہر احمد ولد مکرم مہر دین صاحب نے اپنے بیٹے عزیز ثمر احمد کی تقریب آمین کی خوشی میں 250 افراد کے کھانے کا اہتمام کیا۔درج ذیل بچوں کی آمین ہوئی:

۱۔عزیز ثمر احمد، ۲۔عزیز سید عطاالکریم، ۳۔عزیز فہیم خان، ۴۔عزیزہ امۃ النور، ۵۔عزیزہ راحیلہ شمیم

اللہ ان سب بچوں کو قرآن مجید کے نور سے منور کرے۔(نصیر احمد دہلوی نزیل سکندرآباد)

نومبائعین کا گیاروان پندرہ روزہ تربیتی کیمپ

امسال 10 تا 25 جون نومبائعین بھارت کا پندرہ روزہ تربیتی کیمپ قادیان دارالامان میں منعقد ہوا۔جس میں پنجاب، ہریانہ، ہماچل، راجستھان، یو.پی.اور ایم.پی.کے 339 طلباء وطالبات نے شمولیت کی۔

مورخہ 9/جون سے ہی طلباء کی آمد شروع ہوئی۔10 جون کو نماز جمعہ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ تمام طلباء نے سُنا۔مورخہ 11/جون کو صبح 11 بجے مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کی زیر صدارت مسجد انوار میں افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔اور مکرم تنویر احمد صاحب خادم نگران اعلیٰ اور مکرم صدر اجلاس نے طلباء کو نصائح کیں۔

11/جون سے ہی باقاعدہ کلاسز لگنی شروع ہوئیں ان کلاسز میں آٹھ اساتذہ نے طلباء کو وضو، نماز، دس احادیث، قرآنی دعائیں، تاریخ اسلام اور احمدیت، سیرت آنحضرت صلعم اور حضرت مسیح موعودؑ، فقہی مسائل، بدرسومات کے خلاف جہاد، خلفاء راشدین اور خلفاء احمدیت کا تعارف کرایا۔اساتذہ میں (۱) مکرم مولوی طاہر احمد صاحب چیمہ (۲) مولوی عطاء الرحمٰن صاحب خالد (۳) مولوی مبشر احمد صاحب بدر (۴) مولوی تنویر احمد صاحب ناصر (۵) مولوی عطاء اللہ صاحب نصرت (۶) مولوی مشتاق خان صاحب (۷) مولوی تبریز احمد صاحب ظفر (۸) مولوی زبیر

احمد صاحب طاہر تھے۔

تربیتی اجلاس: ہر روز بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں تربیتی اجلاسات منعقد کئے جانے کا انتظام کیا گیا۔ علماء کرام نے تربیتی عناوین پر تقاریر کیں۔

کھیلوں کا انتظام: روزانہ شام کو طلباء اپنی پسند کی کھیلیں کھیلتے تھے جسکے لئے انتظامیہ نے سامان کا انتظام کرایا۔

علمی و ورزشی مقابلہ جات: 21/جون سے علمی و ورزشی مقابلہ جات شروع کرائے گئے۔ مقابلہ جات میں تلاوت، نظم، تقاریر اور اذان کے مقابلہ ہوئے۔ اور کبڈی، کرکٹ کے بھی مقابلہ کرائے گئے اور نمایاں پوزیشن والوں کو اختتامی تقریب میں انعامات دئے گئے۔

مقامات مقدسہ کی زیارت: 23/جون کو تمام طلباء کو مقامات مقدسہ کی زیارت کرائی گئی۔ اور ہر جگہ کا مکمل تعارف کرایا گیا۔

دینی امتحان: 23/جون دوپہر تین بجے مقررہ پروگرام کے مطابق طلباء وطلبات کا تحریری و زبانی امتحان لیا گیا۔

اختتامی تقریب: 24/جون شام 6:45 بجے مسجد دارالانوار میں اس تربیتی کیمپ کی اختتامی تقریب محترم محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ جسمیں نگران اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی اور رضا کاران اور خصوصی تعاون کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ بعدۂ صدر اجلاس نے طلباء کو نصائح فرمائی اور انعامات تقسیم کئے اور دُعا کرائی اور اسکے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کیمپ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین (مبشر احمد عامل، ایڈیشنل نگران تعلیمی و تربیتی امور، تربیتی کیمپ)

23ویں مجلس شوریٰ بھارت

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 23 ویں مجلس شوریٰ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ان شاء اللہ مورخہ 18 اور 19 فروری 2012ء کو (بروز ہفتہ و اتوار) منعقد ہوگی۔ اس تعلق میں تفصیلی سرکلر جماعتوں میں بھجوایا جا رہا ہے۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

اعلان دُعا

مکرم انیس احمد نایک معلم سلسلہ ولد رفیق احمد نایک کی تقریب شادی مکرمہ قانتہ بیگم قادیان کے ساتھ مورخہ 30 مئی 2011ء کو منعقد ہوئی۔ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے قارئین مشکوٰۃ کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ عطیہ مشکوٰۃ: دوصد روپے۔ (مینجر مشکوٰۃ)

اُذْکُرُوْ امنواتکم بالخیر

ڈاکٹر پروفیسر سید محمد مجید عالم صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(از سید شارق مجید بنگلور سابق صوبائی قائد مجلس بنگلور)

مکرم والد صاحب 1934ء کو خانپور ملکی بہار میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام سید عاشق حسین صاحب مرحوم تھا۔ دادا جان نے حضرت مولانا غفور صاحب کے زمانہ میں 1945ء میں بیعت کی تھی۔ سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے کے بعد زبردست مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ قادیان سے بہت محبت تھی اس وجہ سے اپنے تینوں بیٹوں کو قادیان پڑھنے کے لئے بھیجا جن میں والد صاحب بھی تھے۔

ملک کے حالات خراب ہونے کی وجہ سے واپس وطن خانپور ملکی چلے گئے۔ قادیان دارالامان کی محبت کی وجہ سے دوبارہ 1950ء میں قادیان تشریف لائے۔ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم کی کفالت میں تعلیم حاصل کرنے لگے۔ دوبارہ وطن واپس آئے اور اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور ڈگری کالج میں بطور پروفیسر سرکاری نوکری کرنے لگے نوکری کے دوران ہی ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی جس کے نتیجے میں ترقی ہوئی اور اردو کے ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ بنے۔ والد صاحب بااخلاق، ملنسار، سادہ لوح، ایماندار، پنجوقتہ نمازوں کے پابند، نوافل کثرت سے پڑھنے والے اور بہت دُعا گو انسان تھے۔ دین و دنیا کی دولت سے مالا مال تھے۔ 24 سال تک صدر جماعت رہے۔ نظام جماعت کے پابند اور خلافت احمدیہ سے پختہ تعلق تھا۔ مہمان نوازی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔

1997ء میں ریٹائیرمنٹ کے بعد اپنے تین بچوں کے ساتھ قادیان تشریف لے گئے اور تاحیات وہی مقیم رہے۔ اس وقت تینوں بیٹے قادیان میں خدمت بجا لا رہے ہیں۔ آپکی تمام اولاد شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ قریباً

2.5 ماہ کی علالت کے بعد 5 اپریل 2011ء کو صبح ساڑھے تین بجے اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ آپکی عمر 78 سال تھی چونکہ موصی تھے اسلئے بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔

اللہ تعالیٰ والد صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء کرے اور انکے درجات بلند کرے اور ان کی دُعائیں ہمارے حق میں پوری ہوں۔ آمین

☆☆☆

☆☆☆

NAVNEET JEWELLERS

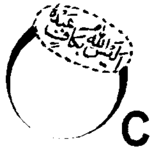

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA

☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860

Inta
Beauty Collection

Imp, Cosmetics & Immitation Jewellary Leather & Fancy Bags, School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854

Inta
Masroor Hosiery Foot Wear

A Diesinger Fancy Footwear for Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A
Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

Zishan Ahmad Amrohi
(Prop.)

Cell : 9720171269, 9720001269

ADNAN GARMENTS (INDIA)
(Jackets, geans Pants etc.)

ADNAN ELECTRONICS
(12 Volt D.C. Table Fan Manufacturing)

SHAN TRADING COMPANY
Wholesaler of
TANDU LEAVES AND TOBACCO

Ghar Pachiya, Amroha, J. P. Nagar, U.P. - 244221

Mansoor ✆9341965930
Love for All Hatred For None
Javeed ✆9886145274

CARGO LINKS
J.N. Roadlines

TRANSPORTERS & FLEET OWNERS
Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:
Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal
Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu,
Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☎: 22238666, 22918730

not? Tell them I have with me testimony from Allah, will you accept it or not? It should be remembered that although there are many proofs from Almighty God for vindicating my truthfulness and more than a hundred prophecies that have been fulfilled to which hundreds of thousands of people are witnesses, but in this revelation, this prophecy has been mentioned specifically, i.e. I have been given such a Sign which was not given to anybody else from the time of Adam to the present time. In short, I can stand in the sacred precincts of the Ka'aba and swear that this Sign is to testifying to my truth. (Tohfa-e-Golarviyya; Roohani Khazain, Vol.17, p.143)

6. Hadhrat Ahmad as has written in his book Haqeeqatul Mahdi that all the Hadiths in which the coming of the Mahdi is foretold are not verifiable and cannot be relied upon.

Reply to the sixth allegation:

The author has not properly translated the passage from Haqeeqatul Mahdi, Rohani Khazain, Vol. 14. p. 429. The actual words of the Promised Messiah as are as follows:

The English translation is as follows:

Regarding Mahdi and Promised Messiah, it is my belief and the belief of my Jamaat that all Hadiths of this kind in which the coming of the Mahdi is foretold are not verifiable and cannot be relied upon.

In the article under review, the words 'of this kind' are missing. The context shows that the Promised Messiah as has objected to statements in literature such as the following: The Mahdi will kill the Christians and those who remain will not be capable of ruling and they will flee in disgrace. On page 419 of the same volume of Roohani Khazain (Vol.14) in the book Aiyamus Suleh he has clearly stated that the Hadith of the signs of eclipses is authentic. He wrote as follows:

That Hadith is quite correct and is recorded not only in Dar Qutani but also in other books of Hadith of both Shia and Sunni sects. Furthermore, this principle has been accepted by the scholars of Hadith that if a prophecy of any Hadith has been fulfilled, then even if, for the sake of argument, that Hadith was earlier considered as false, the Hadith will be regarded as true after the prophecy has been fulfilled because God has borne witness to its truth since except God nobody has power over the unknown. The Holy Quran says: i.e. only the Messengers of Allah can narrate the unseen in a perfect way; others cannot be of this rank. Here Messengers include Rasool Nabi, Muhaddith and Mujaddid. (Aiyamus Suleh, Roohani Khazain Vol.14 p. 419).

Conclusion

The prophecy of the Holy Prophet sa regarding the Signs of lunar and solar eclipses for Hadhrat Imam Mahdi, the Promised Divine Reformer, has been clearly fulfilled in the person of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad as of Qadian, who was a devout follower of the Holy Prophet sa and was deeply filled with his love. He passed away in 1908 but his noble mission of propagating Islam and calling mankind to God Almighty is being continued with great zeal by his worthy successors. All praise to Allah.

May Almighty Allah enable mankind to consider with reverence and diligence the precious Hadith of our noble master, the Holy Prophet Muhammad sa and be guided by it to the right path. The remarkable prophecy and its magnificent fulfillment bears eloquent testimony to the truth and greatness of our most reverend master, the Holy Prophet Muhammad sa. All praise to Allah, the Lord of all the worlds.

(Review of Religions, May-June, 1999)

☆☆☆☆☆
☆☆☆

period, 1881-1885 neither a lunar eclipse nor a solar eclipse occurred in Ramadhan in any part of the world.

5. Dr. Alexander Dowie did not claim to be Mahdi. He was an enemy of Islam. In 1903 CE he claimed to be the harbinger of the Messiah. He died in 1907. During the period 1903-1907, there was no eclipse of the sun or the moon in Ramadhan in any part of the world.

Five important aspects of the Prophecy of Eclipses

The Ahmadiyya Muslim Jamaat celebrated in 1994 the centenary of the fulfillment of the prophecy of the Holy Prophet sa regarding the signs of lunar and solar eclipses. In the U.K. on 31 July, 1994, Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, the revered Head of the community gave an illuminating and lucid lecture on the grand prophecy of the signs of lunar and solar eclipses and its exact fulfillment. His lecture was telecast all over the world.

In his lecture he drew attention to the following five important aspects of the prophecy:

1. The lunar eclipse should occur on the first of the nights on which a lunar eclipse can occur.

2. The solar eclipse should occur on the middle of the days on which a solar eclipse can occur.

3. These eclipses should occur in the month of Ramadhan.

4. The claimant to Mahdi should be present before the eclipses, since it is possible that after the eclipses many can claim and it would not be possible to recognise the right person.

5. The claimant should be aware of the signs and should declare that I am the Imam Mahdi for whom the heavenly signs have been shown.

Hadhrat Mirza Tahir Ahmad stated that even after a thorough search of the literature, we did not come across any claimant to Mahdi who had declared that lunar and solar eclipses are Divine Signs for him, except Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad, the true Imam Mahdi and Promised Messiah as.

Declarations by the Promised Messiah regarding the signs of lunar and solar eclipses. While on the one hand we do not find in the literature even a slight reference to the signs of the eclipses by any other claimant, on the other we find that Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad as of Qadian declared repeatedly and emphatically that lunar and solar eclipses are Divine Signs for him. We give three examples from his writings:

In my age only, in the month of Ramadhan, eclipses of the sun and the moon occurred; in my age only, in accordance with the authentic sayings of the Holy Prophet saw and the Holy Quran and earlier Books, there was the plague all over the country, and in my age only, a new mode of transport, namely railways came into existence and in my age only, as per prophecies, terrible earthquakes came. Does not then righteousness demand that one should not be bold in denying me. Look! I swear by Almighty God and say that thousands of signs for establishing my truth have been manifested, are being manifested and will be manifested. If this were a man's plan, never would he have enjoyed such support and help. (Haqiqatul Wahi, p.45,. Roohani Khazain), Vol. 22. p.48).

He further said:

And I also swear by Almighty God that I am the Promised Messiah and I am the same person who was promised by the prophets. There is news about me and my age in the Torah and the Gospel and the Holy Quran. It is stated that there will be eclipses in the sky and severe plague on the earth. (Dafiul Balaa, p.18, Roohani Khazain, Vol.18, p.238).

He also said:

I swear by God in Whose Hand is my life that He has manifested this Sign in the sky to testify my truthfulness, and He manifested it at a time when the Maulvis (theologians) named me Dajjal (Anti-Christ), the biggest liar, infidel and even the biggest infidel. This is the same Sign regarding which twenty years ago I was promised in Braheen-e-Ahmadiyya, namely, Tell them I have with me testimony from Allah, will you believe it or

Mahdi.

Reply to the fifth allegation:

The fifth allegation has been that the eclipses have occurred on the 13th and the 28th Ramadhan at the time of other claimants also. The important point in this regard, as already mentioned, is that the claimant should also declare that these are Divine Signs for him.

In the article under review it is stated:

There is no mention whether this sign will occur before the birth, during the life, upon the claim, after the claim, or upon the death of the individual making the claim. Qadiani (Ahmadi) interpretation is simply without any merit.

The Promised Messiah as has given valuable guidance in this matter. He says:

The Hadith does not imply that before the advent of the Mahdi there would be eclipses of the moon and the sun in the month of the Ramadhan, because in that case it was possible that after seeing the lunar eclipse and the solar eclipse in the month of Ramadhan, any impostor could claim to be the Promised Mahdi and the matter would become ambiguous since it is easy to claim afterwards. If after the eclipses there are many claimants it is clear that the eclipses cannot testify anyone (Anwarul Islam, Roohani Khazain, Vol.9, p.48).

From ancient time, this has been the way of God that a Sign is manifested when the Messengers of God are treated as liars and are regarded as impostors (Tohfae Golarviya, Roohani Khazain, Vol.17, p.142).

Professor G.M. Ballabh and I investigated the dates of eclipses that occurred in Ramadhan at the time of 25 other claimants to Mahdi. The dates depend upon the place of observation. We calculated the dates with respect to the place of the claimant. We found that for none of the claimants can we definitely say that after their claim in their life time there occurred over their place a lunar eclipse on the 13th of Ramadhan and a solar eclipse on the 28th of Ramadhan in the same month. For details see Al-Fazal International, London, dated 12th June 1998. Furthermore we do not have any evidence of any claimant who put forward the testimony of eclipses in support of his claim.

In the article under review, the author has mentioned the names of Saleh Bin Tarif, Mirza Ali Muhammad Bab, Hussain Ali Bahaullah, Mahdi Sudani, and Dr. Alexander Dowie. The author states that eclipses could have been claimed by them but gives no evidence of their claims from any of their writings.

With regard to the above persons we make the following comments on the basis of our calculations:

1. Saleh Bin Tarif claimed to be Mahdi in 125 AH and ruled until 174 AH. During the period 125 AH to 174 AH, pairs of eclipses occurred in Ramadhan in 126 AH (744 CE) 127 AH (745 CE), 170 AH (787 CE) 171 AH (788 CE). We studied the occurrence of pairs of eclipses in Ramadhan with respect to Morocco, the place of the claimant. We found that in none of these years was the solar eclipse visible from Morocco. The lunar eclipses were visible in 745, 766, 787, and 788 CE.

2. Mirza Ali Muhammad Bab claimed to be Mahdi in 1264 AH (1848 CE) and was killed on 28 Shaban 1266 AH (9th July 1850CE). During the period 1848 to 1850 CE there was neither a lunar eclipse nor a solar eclipse in any part of the world.

3. Hussain Ali Bahaullah did not claim to be Mahdi. He claimed to be a manifestation of God in 1867. He died in May 1892 (Encyclopedia Britannica). During the period 1867-1892, we do not have any year in which both lunar and solar eclipses occurred in Ramadhan and were visible in Iran. In 1289 AH (1872 CE) both eclipses occurred in Ramadhan but none of them was visible from Iran. In 1290 AH (1873 CE), both eclipses occurred in Ramadhan but the solar eclipse was not visible from Iran and the lunar eclipse was visible from Iran on 14th Ramadhan.

4. Muhammad Ahmad of Sudan claimed to be the Mahdi in 1298 AH (1881 CE) and he died on 9th Ramadhan 1302 AH (22nd June 1885). During the

In reply to this allegation we state that the Hadith does not imply that eclipses did not occur on the 13th and 28th Ramadhan ever before but it implies that such eclipses never happened before as signs. The Promised Messiah as wrote:

We are not concerned with how often solar and lunar eclipses have occurred in the month of Ramadhan from the beginning of the world till today. Our aim is only to mention that from the time man has appeared in this world, solar and lunar eclipses have occurred as Signs only in my age for me. Prior to me, no one had this circumstance that on the one hand he claimed to be Mahdi Mauood (Promised Reformer) and on the other, in the month of Ramadhan, on the appointed dates, lunar and solar eclipses occurred and he declared the eclipses as signs in his favor. The Hadees of Darqutani does not say at all that solar and lunar eclipses did not occur ever before, but it does clearly say that such eclipses never occurred earlier as Signs, because the word 'Takoona' is used which denotes feminine gender; this implies that such a Sign was never manifested before. If it was meant that such eclipses never occurred before, 'Yakoona' which denotes masculine gender was needed and not 'Takoona' which denotes feminine gender. It is clear from this that the reference is to the two signs because signs are feminine gender. Hence if anybody thinks that lunar and solar eclipses have occurred many times before, it is his responsibility to show the claimant to Mahdi who declared the solar and lunar eclipses as his signs and this proof should be certain and conclusive and this can only happen if a book of the claimant is produced who claimed to be Mahdi Mauood and had written that the lunar and solar eclipses which occurred in Ramadhan on the dates specified in Darqutani are the Signs of his truth. In short, we are not concerned with the mere occurrence of solar and lunar eclipses even if they had occured thousands of times. As a sign this has happened at the time of a claimant only once and the Hadees has proved its authenticity and truth through its fulfillment at the time of the claimant to Mahdi. (Chashma-e-Marifat, Roohani Khazain, Vol.23, pp. 329 - 330)

We may also note here that although lunar and solar eclipses have occurred on the specified dates many times, the occurrence of these dates from a specified place is quite rare. A lunar eclipse can be seen from more than half the earth's sphere, but a solar eclipse is visible from a much smaller area. It often happens that a solar eclipse is only seen from a sparsely populated area or from an ocean. The solar eclipse of 6th April, 1894 was visible from a vast area of Asia including India.

The calculations made by Professor G.M. Ballabh and myself at the Department of Astronomy, Osmania University, Hyderabad, indicate that from the time of the Holy Prophet sa up to the present, pairs of eclipses have occurred in the month of Ramadhan 109 times. Of these only three times were both eclipses visible from Qadian on the specified dates, i.e. on the 13th and 28th of Ramadhan. Hence getting, the eclipses on specified dates at a specified place is quite rare (for details see Review of Religions, London, June 1992 and September 1994).

The Promised Messiah as stated that people should ponder over the fact that the sign was manifested in his country for the wisdom of God does not separate the sign from the person for whom the sign is meant. After the eclipses were observed from Qadian in 1894, he wrote as follows:

O servants of God, ponder and think. Do you consider it permissible that the Mahdi should be born in the countries of Arabia and Syria and his Sign should be manifested in our country; and you know that the wisdom of God does not separate the sign from the person for whom the sign is meant. Then how could it be possible that the Mahdi should be in the East but his sign should be in the West. And this should be sufficient for you if you are really seekers after truth. (Noorul Haq, Part-II).

5. The eclipses have also occurred on 13th and 28th of Ramadhan at the time of other claimants to

mentioned, the purpose of the Hadith is not to promise some extraordinary prodigy but to provide a criterion for the recognition of the Imam Mahdi which is not shared by any other person (Zameema Nuzoolul Masih, Roohani Khazain, Vol.19, p.141).

The notion of a lunar eclipse occurring on the first of Ramadhan is also very unreasonable. The lunar crescent of the first night is often seen with difficulty. Detecting the eclipse on it would be a formidable problem. It may also be noted that the lunar crescent of the first of Ramadhan is called Hilal and not Qamar. In the Hadith the word Qamar is used and not Hilal.

According to the laws of nature, a lunar eclipse occurs at full moon (and this happens only on the 13th, 14th and 15th of the month) and a solar eclipse occurs at conjunction when the moon cannot be seen at all (and this happens only on the 27th, 28th and 29th of the month). The Hadith therefore implies that the lunar eclipse would occur on the first of the possible nights, i.e. on the 13th and the solar eclipse would occur on the middle of the possible days, i.e. on 28th.

These properties of the eclipses were known not only to the scientists but also to others who were not scientists. Thus Nawab Siddeeq Hasan of Bhopal wrote in his book Hijajul Kiramah that according to astronomers the lunar eclipse does not occur on any date other than 13th, 14th and 15th and the solar eclipse does not occur on any date other than 27th, 28th and 29th (Hijajul Kiramah p.344).

3. The eclipses did not occur on 13th and 28th Ramadhan in 1894, but occurred on 14th and 29th of Ramadhan. Hence even our interpretation is not justified.

Reply to the third allegation:

The third allegation has been that the eclipses had occurred in 1894 on the 14th and 29th of Ramadhan and not on 13th and 28th. This is not correct. The date of Ramadhan depends upon when the lunar crescent was first sighted and this cannot be decided with certainty by the astronomical calculations alone in many cases since this depends also upon meteorological conditions. The calculations do indicate that there was a possibility of sighting the moon on the evening of 8th March 1894 if meteorological conditions were good but meteorological conditions were not favorable and the lunar crescent could only be observed in the evening of 9th March from Qadian (see Review of Religious, July 1987). The age of the moon at sunset on 8th March was 22.7 hours (Review of Religions, September 1994).

As Dr. Mohammad Ilyas has mentioned: On the basis of recorded accounts, sightings of the moon younger than 20 hours are rare and sightings of more than 24 hours are not uncommon although the visibility may at times require it to be more than 30 hours old. (Islamic Calendar, Times and Qibla, by Dr. Mohammad Ilyas, Berita Publishing SDN BHD, 22 Jalan Liku, Kuala Lumpur, 1984).

The lunar eclipse was seen from Qadian after sunset on 21st March. Hence it was the 13th of Ramadhan when the lunar eclipse occurred. The solar eclipse occured in the morning of 6th April. Hence it was the 28th of Ramadhan when the solar eclipse occurred. The Promised Messiah as, has been repeatedly mentioning that the eclipses have occurred on the dates required by the prophecy, see for example, Noorul Haq Part II, Roohani Khazain, Vol.8 p. .209; Zameema Anjame Atham Roohani Khazain, Vol.1, p.334.. Even our opponent Muhammad Abdullah Memar has written that the eclipses were seen on the 13th and 28th of Ramadhan.

4. The lunar and solar eclipses have occurred on 13th and 28th of Ramadhan thousands of times whereas the Hadith states that these events have not occured before.

Reply to the fourth allegation:

The fourth allegation is that lunar and solar eclipses have occurred on the 13th and 28th of Ramadhan thousands of times whereas the Hadith states that these events have not occurred before.

man will say, whither to escape? (Ch. 75: vs.7-11)

When the solar eclipse occurs, the sun and the moon are in conjunction, i.e. they are in the same direction as viewed from the earth. Hence the words and the sun and the moon are brought together signify solar eclipse. The Hadith of Dare Qutani supports this interpretation and gives valuable details about the prophesied eclipses.

b. The Holy Quran says:

He (Allah) is the Knower of the unseen, and He reveals not His secrets to anyone, except to whom He choses, namely a Messenger of His. (Ch.78: vs.27-28)

The unique nature of the prophecy and its magnificent fulfillment also indicate that the source is the Holy Prophet sa. When the prophecy in the Hadith has been fulfilled the criticism against the narrators loses significance. The Promised Messiah as has discussed this point in his book Zameema Anjame Atham, Roohani Khazain, Vol.11, pp.333-334. We shall also revert to this in our reply to the sixth allegation. The Promised Messiah as has also replied to the objection raised against the narrators of the Hadith in Tohfae Golarviya, Roohani Khazain, Vol. 17, p.133.

c. Hadhrat Ali Bin Umar Albaghdadi Ad Dare-Qutani, the compiler of the Hadith, was a very respected saint and was scrupulously careful in recording the saying of the Holy Prophet sa. Hadhrat Shah Abdul Aziz, Muhaddis of Delhi, another eminent elite of Islam, comments about Imam Dare-Qutani in his book Naubatul Fikr thus:

Imam Dare-Qutani once said, 'O residents of Baghdad. do not even think that any narrator would be able to refer any false or incorrect statement to the Holy Prophet of Islam sa during my life time.' Naubatul Fikr, (Footnote p.52).

d. The article under review has expressed doubts as to whether the narrator of the Hadith is really Hadhrat Imam Baqar. Muhammad Bin Ali is considered as Hadhrat Imam Baqar in Iqtirabus Saat by Nawab Siddique Hasan Khan Saheb (p.1061). A photocopy of the relevant page is given in The Advent of Imam Mahdi - A Great Heavenly Sign by Muhammad Azam Ekseer, Rabwah 1994, p.88. In this connection it may also be noted that Allama Shaikh Shahabuddin Ibn Al Hajar-al Hashimi wrote:

Muhammad Bin Ali, an elite among the Ahle-Bait, narrates that there will be two signs for Imam Mahdi which have never been shown to mankind since the creation of the heavens and the earth. One of these is the eclipse of the moon on the first of its nights in the month of Ramadhan, and the eclipse of the sun on the middle of the days. (Kitabul Fataw Al Hadeesiyya, p.31, Egypt)

e. The signs of eclipses are mentioned in the collections of Hadith of both Sunni and Shia sects. Eminent Muslim scholars have mentioned these signs in their books. Books of other religions also mention eclipses as signs of the Promised Divine Reformer. For details see Review of Religions, November 1989, The Advent of Imam Mahdi - A Great Heavenly Sign, (in Urdu); The Great Heavenly Sign of Eclipses of the Moon and the Sun, by Muneer Ahmed Khadim, Qadian 1994 (in Urdu); The Truth of Hadhrat Imam Mahdi as vindicated by the Signs of Solar and Lunar Eclipses by Saleh Mohammed Alladin, 1988, (in Urdu); Article entitled Fulfillment of Celestial Signs - Veracity of the Holy Prophet of Islam, by Anwar Mahmood Khan, Minaret, April-June 1994.

2. The Hadith has been misinterpreted. The words first and middle stated in the Hadith do not signify 13th and 28th but signify 1st and 15th.

Reply to the second allegation:

In the article under review, the Hadith has been understood as meaning the lunar eclipse would occur on the first of Ramadhan and the solar eclipse would occur on the 15th of Ramadhan. As the author has himself admitted this event is astronomically impossible. Interpreting the Hadith in this way makes the Hadith meaningless. As the Promised Messiah as has

The Truth About Eclipses

Saleh Mohammed Alladin Retired Professor of Astronomy
Osmania University - Hyderabad, India

In an article entitled the Fraud of Eclipses Idare Dawato-Irshad of the USA has made several allegations of falsehood against the Ahmadiyya Muslim Jama'at. The eclipses relate to a prophecy of the advent of the Messiah.

The prophecy regarding eclipses is given in the following Hadith (i.e. Sayings of the Holy Prophet Muhammad sa):

For our Mahdi (Spiritual Reformer) there are two Signs which have never occurred before since the creation of the heavens and the earth, namely, the moon will be eclipsed on the first night in Ramadhan (i.e., on the first of the nights on which a lunar eclipse can occur) and the Sun will be eclipsed on the middle day of Ramadhan (i.e., on the middle day on which a solar eclipse can occur) and these Signs have not happened since the creation of the heavens and the earth (Dare Qutani, Vol.1, p.188)

We have inserted the brackets in the text of the Hadith in order to elucidate the meaning. We shall discuss this point later. In the quotation from Roohani-Khazain, Vol.17, p.133, given by the author the meaning of the Hadith is given instead of a literal translation, and no brackets are used.

If the lunar month is reckoned from the first sighting of the lunar crescent, the dates on which a lunar eclipse can occur are the 13th, 14th and 15th, and the dates on which a solar eclipse can occur are the 27th, 28th and 29th. The prophecy thus requires that the lunar eclipse should occur on the 13th Ramadhan and the solar eclipse on the 28th Ramadhan.

Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad as of Qadian, the Holy Founder of the Ahmadiyya Muslim Jamaat received his first revelation regarding his appointment as a the Divine Reformer in 1882. In obedience to Divine command he declared that he is the Mujaddid (Reformer) of the 14th century of the Islamic era. In 1891 he claimed, on the basis of Divine revelation to be the Promised Messiah and Mahdi whose advent was foretold by the Holy Prophet Muhammad sa. He asserted that Almighty God had sent him to give spiritual life to the people. But the contemporary theologians rejected his claims and he met a storm of very violent opposition.

The prophesied eclipses then occured over Qadian on the specified dates of Ramadhan. The lunar eclipse occured after sunset on March 21st, 1894 (13th Ramadhan 1311 H) and the solar eclipse occurred on the morning of Friday April 6th, 1894 (28th Ramadhan). The Promised Messiah as then wrote the book Noorul Haq, (Light of Truth) Part-II, in which he declared that these eclipses were Divine Signs in support of his claim. The Promised Messiah as also drew attention in this book to several properties of the eclipses which make the signs very impressive.

Allegations

The following allegations have been made in the article under review.

1. The Hadith of Dare Qutani regarding the signs of the eclipses is not authentic.

Reply to the first allegation:

The authenticity of the Hadith is supported by the following facts:

a. The root of the prophecy lies in the Holy Quran since the eclipses of the moon and the sun are mentioned as important signs of the approach of Resurrection in the Holy Quran and the time of the advent of the Promised Spiritual Reformer is also the Latter Age. The Holy Quran says:

He asks: When will be the day of Resurrection? When the eye is dazzled, And the moon is eclipsed, And the sun and the moon are brought together, On that day

سکندرآباد صوبہ آندھرا پردیش میں تقریب آمین کے موقع پر آمین میں حصہ لینے والے بچوں کی ایک گروپ فوٹو

کرڈاپلی اڑیسہ میں منعقد ہفتہ قرآن کے اختتام پر اطفال اختتامی دعا میں حصہ لیتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ بنگل کرناٹک میں اطفال وقار عمل کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد کے چند خدام وقار عمل کرتے ہوئے

صوبہ گجرات میں منعقد ایک کرکٹ ٹورنامنٹ میں خدام الاحمدیہ گجرات کی ٹیم نے شرکت کی۔
اس موقع کی ایک تصویر

ہفتہ قرآن کریم کی تشہیر کے لئے اطفال الاحمدیہ کرڈاپلی گلی کوچوں میں اعلان کرتے ہوئے

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/12

Vol : 30
Monthly

September 2011

Issue No. 9
Qadian

MISHKAT

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Ph: (91)1872-220139 Fax: 222139 Rs. 20/-

Chairman : Hafiz Makhdoom Sharif
Editor : Ataul Mujeeb Lone Ph : 09815016879
Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph : 09878047444

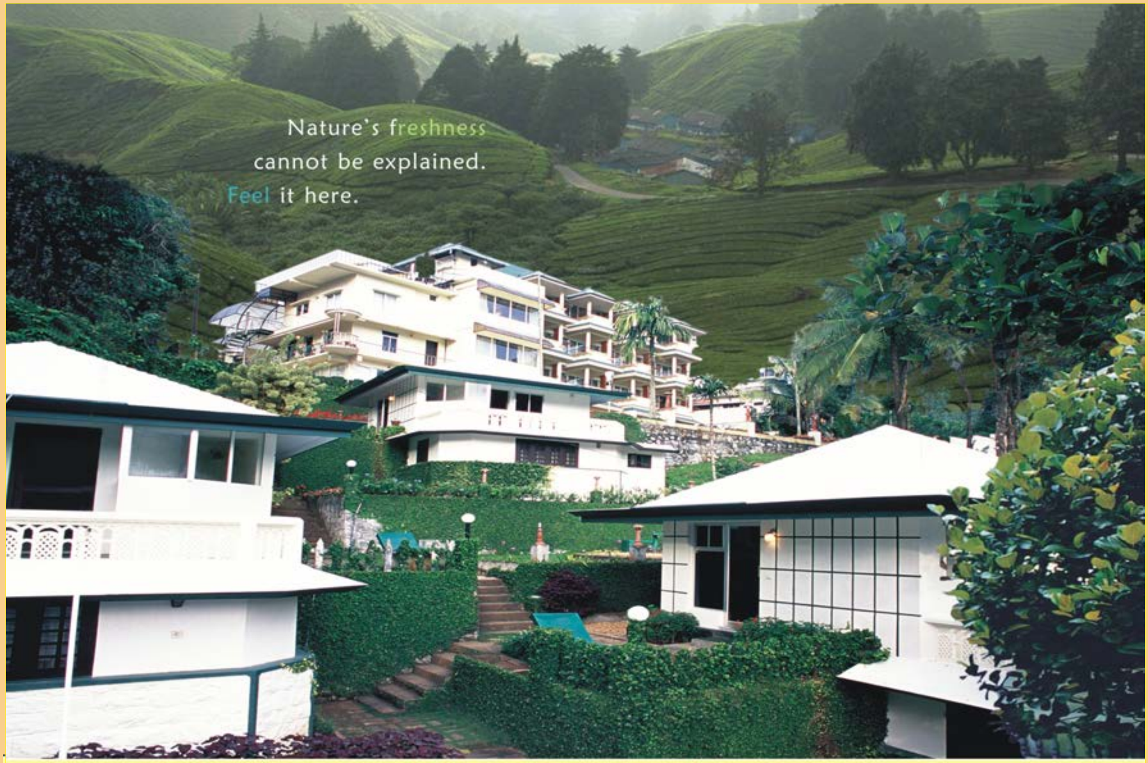

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com